http://www.Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۱۵ تا ۲۱ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ مطابق ۶ تا ۱۲ نومبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۲۴

ایسے پروانے کہاں ہونگے!

مولانا مفتی عبد السمیع شہید رحمۃ اللہ علیہ

ایک عظیم شخصیت

قرآن مجید میں مرزا قادیانی کی لفظی تحریفات

قادیانیوں کو دعوتِ اسلام

منیٰ میں آتشزدگی پر چند آراء

قیمت: ۵ روپے

شرعی احکام کے منکر حکام کی نماز جنازہ ادا کرنا:

س...... جو حکام شریعت مطہرہ کی توہین کے مرتکب ہوں تو سورۂ مائدہ پارہ ۶ آیت ۴۴، ۴۵ اور ۴۷ کی رو سے ایسے حکام کی نماز جنازہ پڑھائی جاسکتی ہے یا بغیر نماز کے دفن کرنا چاہئے؟

ج...... جو شخص کسی شرعی حکم کی توہین کا مرتکب ہو وہ مرتد ہے۔ اس کی نماز جنازہ نہیں کیونکہ نماز جنازہ مسلمان کی ہوتی ہے۔

غیر مسلم کے نام کے بعد مرحوم لکھنا جائز ہے:

س...... جب کوئی ہندو یا غیر مسلم مر جاتا ہے تو مرنے کے بعد اگر اس کا نام لیا جائے تو اسے آنجہانی کہتے ہیں لیکن میں نے بعض کتابوں میں ہندوؤں کے آگے لفظ مرحوم دیکھا ہے کیا یہ جائز ہے اور لفظ مرحوم کی وضاحت بھی فرمادیں اللہ آپ کو جزائے خیر دے گا۔

ج...... غیر مسلم کو مرنے کے بعد ”مرحوم“ نہیں لکھنا چاہئے۔ مرحوم کے معنی ہیں کہ اللہ کی اس پر رحمت ہو اور کافر کے لئے دعائے رحمت جائز نہیں۔

غیر مسلم کی میت پر تلاوت اور دعا واستغفار کرنا گناہ ہے:

س...... مولانا صاحب! اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مطلع فرمائیں کہ غیر مذہب کی میت پر قرآن کریم کی آیت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... غیر مسلم کے لئے نہ دعا واستغفار ہے نہ ایصال ثواب کی گنجائش۔ بلکہ جان بوجھ کر پڑھنے والا گناہگار ہوگا۔

کیا مسلمان غیر مسلم کے جنازے میں شرکت کرسکتے ہیں:

س...... غیر مسلم ’ہندو‘ یا سکھوں‘ بھنگی کے مردے کو مسلمانوں کا کاندھا دینا یا ساتھ جانا کیسا ہے؟

ج...... اگر ان کے مذہب کے لوگ موجود ہوں تو مسلمانوں کو ان کے جنازہ میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔

غیر مسلم کا مسلمان کے جنازہ میں شرکت کرنا اور قبرستان جانا:

س...... کیا کسی غیر مسلم کا مسلمان کے جنازے میں شرکت کرنا جائز ہے اور مسلمانوں کے قبرستان میں جانا صحیح ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر کوئی غیر مسلم کسی جنازہ میں یا قبرستان میں جاتا ہے تو میرے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ غیر مسلم ناپاک ہوتا ہے اور اگر وہ پاک جگہ جائے تو وہ بھی ناپاک ہوجاتی ہے۔ اور مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاک اور صاف رہے اور جو شخص کلمہ گو نہیں یعنی مسلمان نہیں ہوتا وہ پاک نہیں ہوتا۔

ج...... کوئی غیر مسلم مسلمان کے جنازے میں شرکت کیوں کرے گا؟ باقی کسی غیر مسلم کے قبرستان جانے سے قبرستان ناپاک نہیں ہوتا۔ اور غیر مسلم پر ہمارے مذہب کے جائز احکام لاگو ہی نہیں ہوتے۔

غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

س...... کیا ایک غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جاسکتا ہے؟

ج...... غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔

مسلمانوں کے قبرستان کے نزدیک کافروں کا قبرستان بنانا:

س...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی کافر کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا تو جائز نہیں لیکن مسلمانوں کے قبرستان کے متصل ان کا قبرستان بنانا جائز ہے؟ یا کہ دور ہونا چاہئے۔

ج...... ظاہر ہے کہ کافروں مرتدوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام اور ناجائز ہے، اس طرح کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان کے قریب بھی دفن کرنے کی ممانعت ہے تاکہ کسی وقت دونوں قبرستان ایک نہ ہوجائیں کافروں کی قبریں مسلمانوں کی قبروں سے دور ہونی چاہئیں تاکہ کافروں کے عذاب والی قبر مسلمانوں کی قبر سے دور ہو کیونکہ اس سے بھی مسلمانوں کو تکلیف پہنچے گی۔

س: کیا مسلمان اپنے قادیانی والدین‘ بہن بھائی وغیرہ سے اسی طرح میل جول رکھ سکتا ہے۔ کیا یہ درست ہے یا اس سے ایمان متاثر ہوتا ہے۔ آیا جائز ہے یا ناجائز؟

ج: کسی سچے مسلمان کا جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان رکھتا ہو قادیانی مرتدوں کے ساتھ تعلقات رکھنا حرام ہے۔

بانیان

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۱۵ تا ۲۱ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ مطابق ۶ تا ۱۲ نومبر ۱۹۹۸ء | شمارہ ۲۴

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

قادیانیوں کو دعوت اسلام	(اداریہ)	4
قرآن مجید میں مرزا قادیانی کی لفظی تحریفات	(مولانا شاہ عالم صاحب)	6
قادیانیت عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف سازش وبغاوت	(مولانا سید اسعد مدنی)	11
خاتم النبیین کا مفہوم اور قادیانیت	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	15
ایسے پروانے کہاں ہوں گے؟	(ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی)	19
مولانا مفتی عبدالسمیع شہید" ایک عظیم شخصیت	(مولانا محمد سفیان بلند)	21
منٰی میں آتشزدگی پر چند آراء	(جناب محمد افضل صاحب)	23
سالار ختم نبوت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ	(قاضی محمد اسرائیل گڑنگی)	24

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر۔ یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۳۵ روپے، سہ ماہی: ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۲۸۴ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری۔ طابع: سید شاہد حسن۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس۔ مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کو دعوت اسلام

۱۵/۱۶/اکتوبر کو ربوہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت سترھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جمعرات اور جمعہ کے دوران ملک بھر کے علما کرام اور مشائخ عظام نے عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ اس کانفرنس کا مقصد قادیانیوں کے خلاف کوئی اشتعال انگریزی نہیں تھی۔ اگر اشتعال پھیلانا ہوتا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام سو سال سے زیادہ عرصہ تک نہ چلتا رہتا۔ قادیانیوں کا طرز عمل شروع سے ہی یہ رہا کہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا کیا جائے' اس لئے ہم جب مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہر جگہ مسلمانوں اور مرزا پر ایمان نہ لانے والوں کے خلاف ایسی غلیظ گالیاں تحریر ہیں کہ شریف آدمی پڑھ نہیں سکتا۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا عنوان ہے "گالیاں کون دیتا ہے ؟" اور اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی وہ تحریریں نقل کی ہیں جو گالیوں سے پر ہیں۔ جس شخص کو حضرت آدم علیہ السلام سے حیا نہ ہو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لحاظ نہ کرتا ہو' جس نے حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر رکیک حملے کئے ہوں' جس کا قلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اہل بیت اطہار کے بارے میں نہ رکتا ہو وہ مسلمانوں کا لحاظ کیسے کر سکتا ہے ؟ اس کانفرنس کا بنیادی مقصد قادیانیوں کو دعوت اسلام دینا ہوتا ہے۔ ان کو مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد سے آگاہ کرنا ہوتا ہے' ایک ایک کتاب کا حوالہ دکھایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلمانوں سے متعلق کیا خیالات تھے' اس کے باوجود قادیانی اگر اپنے کفر پر ڈٹے رہتے ہیں تو سوائے بدقسمتی اور محرومی کے اور کیا کہا جا سکتا ہے ؟ آج کل قادیانی جماعت نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے نیا طریقہ اختیار کیا ہے وہ کھلم کھلا مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا دعویٰ نبوت کا انکار کرتے ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی اور اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ حضور اکرم ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں اور حوالہ جات میں وہ تحریریں پیش کرتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے ابتدائی دور کی ہیں اور ان تحریروں کو چھپا دیتے ہیں' جس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا ہے۔ اگر ہم فرض بھی کر لیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ تحریریں صحیح ہیں تو اس کے باوجود حضرت آدم علیہ السلام کی توہین' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین' حضور اکرم ﷺ کی توہین اور صحابہ کرامؓ کی توہین اور مسلمانوں کو خنزیر کی اولاد قرار دینا اور اپنے نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد قرار دینے کا کیا مطلب ہے ؟ دنیا میں لاکھوں علما کرام مناظرین اور مبلغین اور رہنمایاں قوم ایسے موجود ہیں جس کو دوسرے لوگ تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان کی مخالفت کرتے ہیں اس کے باوجود کوئی یہ نہیں کہتا کہ وہ خنزیر کی اولاد ہیں یا کافر ہیں اور پکے کافر ہیں۔ دراصل قادیانیت نے اب اپنی شکست کو محسوس کر لیا ہے تو روافض کی طرح "تقیہ" شروع کر دیا ہے حالانکہ ہر قادیانی جانتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا ہے۔ اس لئے ہم ان سطور کے ذریعہ تمام قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ ہمارے لئے سب سے بڑی پناہ گاہ ہے' خدا تعالیٰ کی توحید کے بعد حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان ضروری ہے۔ ایسے شخص کو مسلمان تصور کرنا جو حضور اکرم ﷺ کے مقابلے میں نبوت' رسالت' وحی کا دعویدار ہو کفر ہی نہیں زندقہ ہے اور ایسے شخص کو ماننا تو دور کی بات ہے اس کے خلاف لڑنا فرض ہے۔ ایسے شخص کا وجود برداشت کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ دنیا علمی طور پر آج کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ نزول عیسیٰ اور حیات عیسیٰؑ کی باتیں کر کے آج کے لوگوں کو بے وقوف نہیں بنایا جا سکتا۔ مسیح موعود کے بارے میں احادیث شریف میں اتنا کچھ موجود ہے کہ جھوٹا شخص اس مسند پر نہیں بیٹھ سکتا اس لئے قادیانیوں کو جو مرزا غلام احمد قادیانی یا مرزا طاہر کے ساتھ منسلک ہیں اپنے طرز عمل پر غور کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو جہنم سے بچانا چاہئے اور اگر اس کے علاوہ اور مقاصد ہیں تو دنیا میں اور طریقے بہت ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو دنیاوی طور پر جتنی بھی ترقی ہو جائے وہ حق پر نہیں ہو سکتا۔ اگر یہودی اور عیسائی تمام دنیا پر قبضہ اور تسلط کے باوجود حق پر نہیں اور جہنم کی آگ میں جلیں گے اگر مرزا طاہر کو ذرا سی دنیاوی ترقی مل جائے تو وہ کیسے حق پر ہو سکتا ہے ؟ حق پر ہونے کی ایک ہی علامت حضور اکرم ﷺ نے بتائی ہے اور وہ ہے "حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع" قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور حضور اکرم ﷺ کا دامن تھام لیں تاکہ قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے۔

دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علماءِ ہند کی قادیانیوں کے خلاف مہم

جمعیت علماءِ ہند کے سربراہ جانشین شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مولانا سید محمد اسعد مدنی کے مطابق پاکستان سے مایوس ہو کر قادیانیوں نے ہندوستان کا رخ کیا اور چھوٹے چھوٹے گاؤں میں اسلام کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علماءِ ہند کے اشتراک سے قادیانیت کی سرکوبی کے لئے مہم شروع کی گئی اور دارالعلوم دیوبند میں شعبہ ختم نبوت قائم کیا گیا جس کے نگران قاری محمد عثمان ہیں۔ حضرت مولانا سعید احمد پالن پوری، حضرت مولانا ارشد مدنی اور دیگر علماء کرام کی مسلسل جدوجہد سے الحمدللہ! قادیانیت کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کی گئیں۔ گزشتہ دنوں دہلی میں جمعیت علماءِ ہند اور شعبہ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے اشتراک سے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ پہلے حکومت نے اجازت دینے سے پس و پیش کیا لیکن جمعیت علماءِ ہند کی یقین دہانی پر کانفرنس کی اجازت دی گئی۔ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے اطراف کے تمام گاؤں میں مبلغین کے وفود بھیجے گئے جس کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ بہت سارے گاؤں میں قادیانیوں نے مرزائی مراکز قائم کئے تھے اور قرآن کریم کے مکاتب قائم کر کے بچوں کو گمراہ کرنے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ الحمدللہ! اس کانفرنس کی وجہ سے مسلمانوں کو قادیانیوں کے غلط عقائد سے آگاہی ہوئی اور مسلمانوں نے قادیانیوں کو گاؤں سے نکال دیا۔ اس کانفرنس میں سب سے اہم بات یہ طے کی گئی کہ تمام مدرسین اپنے اپنے مدرسہ میں شعبہ ختم نبوت قائم کر کے ایک مبلغ کا تقرر کریں گے اور وہ مبلغ اطراف کے علاقوں کا دورہ کر کے قادیانیت کے سدباب کے لئے مسلسل جدوجہد کرے گا۔ اس پر عمل کرتے ہوئے مدرسین نے کام شروع کر دیا ہے۔ جمعیت علماءِ ہند اور دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی، حضرت مولانا مرغوب الرحمن اور دیگر علماءِ اسلام مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے قادیانیت کے فتنہ کو محسوس کر کے اس کے سدباب کے لئے لائحہ عمل طے کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام اکابرین ان اکابرین کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور لٹریچر اور دیگر تمام وسائل کے سلسلے میں بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اکابرین کی خدمات جلیلہ کو قبول فرماتے ہوئے ان کا سایہ امت پر تادیر سلامت رکھے۔ (آمین)

مفتی محمود اکیڈمی کے زیر اہتمام سیمینار

مفتی محمود اکیڈمی کراچی کے زیر اہتمام ۲۵/ اکتوبر کو کراچی میں مفتی محمودؒ کی شخصیت کے حوالے سے ایک اہم سیمینار منعقد کیا گیا، جس میں اہل دانش نے مفتی محمودؒ کی دینی اور علمی خدمات پر مقالے پڑھے اور علماء اسلام نے مفتی صاحبؒ کی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔ سیمینار کی سب سے اہم بات یہ تھی کہ مفتی محمودؒ کی وفات کے بعد ان کے حوالے سے ایک علمی کام کا آغاز ہوا۔ مقررین اور منتظمین نے اس سیمینار کی علمی حیثیت کو پیش نظر رکھا جو بہت ہی خوش آئند بات ہے۔ مفتی محمودؒ اتنی ہمہ جہت شخصیت تھے کہ ان کی ذات پر کئی افراد ڈاکٹریٹ کرتے ان کے علمی کارناموں پر کئی انجمنیں کام کرتیں لیکن بدقسمتی سے حضرت مفتی محمودؒ، حضرت مولانا عزیز گل صاحبؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، مفتی احمد الرحمنؒ اور دیگر علماء کرام کے علمی حوالے سے ان کے پرستاروں نے ان کا حق ادا نہیں کیا۔ مفتی محمود صاحبؒ کے فتاویٰ، ترمذی شریف پر آپ کی شرح، آپ کی علمی اور جہادی تقاریر، آپ کی پچاس سالہ تدریس، آپ کے ملفوظات، آپ کی مذہبی خدمات، خاص کر ختم نبوت کے حوالے سے آپؒ کی خدمات جلیلہ ایسی ہیں جو بڑے پیمانہ پر کام کی محتاج ہے۔ مفتی محمودؒ اکیڈمی نے کام کا آغاز کر کے ایک اچھی روایت قائم کی ہے، خدا کرے کہ یہ اکیڈمی اپنی علمی حیثیت سے کام کو چلائے اور سیاسی شخصی مفادات کی زد میں نہ آئے۔ اس سلسلہ میں مفتی نظام الدین شامزئی، ڈاکٹر سلمان شاہ جہاں پوری، محمد فاروق قریشی اور دیگر اراکین مفتی محمود اکیڈمی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

ربوہ شہر میں آئین کی پامالی

ربوہ شہر میں قادیانیوں کی جانب سے کھلے عام قرآنی آیات کے بورڈ اور درود شریف کے بورڈ آویزاں کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح دیگر مذہبی مقامات پر بھی قادیانیوں نے اس طرح کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قانون کو ہاتھ میں لینا نہیں چاہتی اس لئے قانون کے ذریعہ تحمل کا مظاہرہ کیا گیا۔ ہم ارباب اقتدار سے مطالبہ کریں گے کہ وہ قرآنی آیات کی توہین کے ضمن میں قادیانیوں کو آئین کی پامالی سے روکے بصورت دیگر حالات کی خرابی کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔

قرآن مجید میں مرزا قادیانی کی لفظی تحریفات

مرزا قادیانی نے تو اپنے دعویٰ نبوت سے بھی پہلے اس ناپاک تحریک کا آغاز کیا اور مرتے دم تک یہی سب کچھ کرتے رہے 'اسی کی ذہن سازی اور زمین سازی میں عین محمد بھی بن بیٹھے تھے اور براہ راست خدا سے ہمکلامی کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا' مرزا قادیانی کو اپنے تخریبی کارناموں کی انجام دہی پر اپنے حق میں انگریزوں کی پشت پناہی اور حمایت پر کس قدر اعتماد اور یقین تھا؟ اس کا اندازہ خود مرزا قادیانی کے اقرار ناموں سے لگایا جاسکتا ہے (تحریر: مولانا شاہ عالم صاحب)

یہ بات پورے وثوق اور کامل یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ مرزا قادیانی نے قرآن مجید میں معنوی تحریف کے ساتھ لفظی تحریف کرنے کی بھی ایسی ناپاک کوشش کی' جس کی تاریخ عالم میں کوئی مثال نہیں ملتی' مرزا قادیانی پر مراقی اثرات کے ساتھ حکومت انگلشیہ کی اپنے حق میں پشت پناہی اور حماقت کا ایسا نشہ سوار تھا کہ اس کی عمل داری میں تخریب اسلام کے لئے وہ سب کچھ کرنے پر آمادہ تھا جو اس کے پہلوں سے نہ ہو سکا تھا۔

مرزا نے انگریزی حکومت کی طاقت و قوت ہی کے بل بوتے پر ختم نبوت جیسے اجماعی اور بدیہی مسئلہ کو اختلافی اور نظری بنانے کی سعی لاحاصل کر ڈالی۔ اور نبوت کی ایسی ایسی قسمیں نکالیں کہ چودہ سو برس کی امت نے نہ دیکھی تھیں نہ کبھی سنی تھیں' انگریزوں کی پشت پناہی کا ہی نشہ تھا کہ دھڑلے سے قرآن مجید کے معانی میں تحریف و تاویل کر کے ابن غلام مرتضیٰ ہوتے ہوئے عیسیٰ بن مریم بن بیٹھا' نص قطعی سے ثابت شدہ مسئلہ جہاد کی منسوخی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے اعلان کرتا پھرتا رہا' معانی تو معانی الہام' کشف اور خواب وغیرہ کا نام لے کر الفاظ قرآنی کی تحریف توڑ مروڑ' اور بے حرمتی کا شرمناک ارتکاب کرتا رہا۔ مرزا قادیانی کو اپنے تخریبی کارناموں کی انجام دہی پر اپنے حق میں انگریزوں کی پشت پناہی اور حمایت پر کس قدر اعتماد اور یقین تھا؟ اس کا اندازہ خود مرزا قادیانی کے اقرار ناموں سے لگایا جاسکتا ہے:

"اس گورنمنٹ (انگریزی) کے ذریعہ ہم ظالموں کے پنجہ سے بچائے جاتے ہیں اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے...... یہ تو سوچو اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا کہاں ٹھکانہ ہے؟ انگریزی سلطنت تمہارے لئے رحمت ہے' تمہارے لئے برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری سپر (ڈھال) ہے پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو۔"

مذکورہ بالا اقرار نامہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر پیش کیا گیا ہے تفصیل کے لئے "قادیانی مذہب" کا مطالعہ کیا جائے' اس طرح کے اقرار ناموں سے ہر شخص یہ فیصلہ کرنے میں حق بجانب ہے کہ انگریزی عمل داری میں مرزا جی کی شعبدہ بازی اپنے عروج کو پہنچی ہوئی تھی۔ اسلام کے کسی بھی اصول و عقائد اور نظریات میں تخریب کاری کے لئے حتیٰ کہ بے خوف و خطر تحریف قرآن جیسی ناپاک جسارت کر بیٹھنا مرزا جی کے لئے انتہائی آسان کام تھا' اور یہ سب کچھ انگریزی سپر کا ہی کرشمہ تھا کہ جس کے زیر سایہ آرام و اطمینان کے ساتھ اپنا مقصد پورا کیا جاتا رہا۔

یہاں حق جل مجدہ کی قدرت کا کرشمہ اور "ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین" کا بھی کھلی آنکھوں نظارہ کرتے جائیے کہ ان پر آشوب حالات اور تنگ و تاریک ماحول میں بھی اپنے بندوں کی حفاظت کا کچھ ایسا انتظام فرمایا کہ خود مرزا کے ہاتھوں اس کے ذریعہ کھیلے جانے والے تمام ڈراموں کی حقیقت واضح کرتا رہا کہ مرزا کی شعبدہ بازی اور اس کی خانہ ساز نبوت و مسیحیت سے متاثر ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں' ظلی بروزی نبوت و مسیحیت اور مہدویت کے یہ سارے ڈرامے کسی مسلمان حکمران اور اسلامی حکومت کے ماتحت رہ کر نہیں کھیلے جاسکتے' یہ تو صرف اور صرف انگریزی عملداری اور اسلام کے ازلی دشمنوں کا کرشمہ اور کرم فرمائی ہے اور بس اس میں کیا شک ہے کہ ان ہی حقائق کے پیش نظر دانا و بینا مسلمانوں نے اس وقت بھی انگریزی نبوت سے خود کو محفوظ رکھا اور آج بھی محفوظ ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی محفوظ رہیں گے۔ سچ ہے ۔

ظالم نے ہی اقرار کیا اپنے ستم کا
ورنہ تو کرم سمجھے ہوئے بیٹھا تھا عالم

مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت و مسیحیت کے دعویٰ کے ساتھ ساتھ قرآن مجید میں تحریف کے لئے بھی تحریک چلا رکھی تھی۔ چنانچہ ۱۸۸۴ء میں اس نے پہلے یہ الہام گھڑا۔ انا انزلناہ قریباً من القادیان (تذکرہ ص ۷۴' ۷۵) ہم نے اس (کلام الٰہی) کو قادیان کے

قریب اتارا پھر ۱۸۹۱ء میں صاف لفظوں میں اعلان کیا کہ "میں قرآن کی غلطی نکالنے آیا ہوں" (ازالہ اوہام) مزید دو قدم آگے بڑھ کر یوں لکھا کہ "قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں" ان عبارتوں سے یقیناً آئندہ کے لئے ذہن سازی کرنا مقصود تھا کہ قرآن کی صحیح عبارت وہ مانی جائے گی جو مرزا جی لکھ دیں کیونکہ قرآن تو اٹھ چکا تھا' قرآن لانے والا ہی اس کی تصحیح بھی کر سکتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں جو قرآن ہے اس میں فلاں فلاں جگہ غلطی ہے اس کو بدل کر تصحیح کر لیں۔ کیونکہ مرزا جی آئے ہی قرآن کی غلطی نکالنے کے لئے ہیں' ابھی اس پر بس نہیں اپنی مذموم تحریک کو مزید پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس نے واضح لفظوں میں ۱۹۰۶ء میں اعلان کیا ما انا لا کالقرآن (تذکرہ ص ۶۷۴) میں تو قرآن ہی ہوں۔ ایک جگہ لکھا "قرآن مجید خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں" کیا مقصد؟ مقصد یہ ہے کہ مرزا جی نے پوری طرح یہ منصب اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے کہ جس کو وہ قرآن کہیں وہی قرآن ہے جس آیت کو توڑ مروڑ کر جس طرح چاہیں لکھیں۔ پڑھیں ان کو یہ حق حاصل ہے' ان کے منہ سے جو باتیں نکلیں گی وہی قرآنی عبارت ہے۔

الغرض مرزا قادیانی نے اپنے جیتے جی قرآن مجید کو بدلنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ جگہ جگہ قرآنی آیات کو توڑ مروڑ کر بے خوف و خطر لکھتا رہا' جس کی ایک لمبی فہرست ہے۔ بالآخر اسی نظریہ کے تحت مرزا قادیانی کے بیٹے اور دوسرے نمبر کے خلیفہ مرزا محمود نے واضح لفظوں میں اعلان کیا:

"اب کہ سالانہ جلسہ پر جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے کتاب کی اہمیت جتاتے ہوئے خود قادیان میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے الہامات کو جمع کرنے کا حکم دیا' اور ساتھ ہی مریدوں کو اس کی تلاوت کے لئے بھی ارشاد فرمایا کہ ان کے قلوب طمانیت اور سکینت حاصل کر سکیں...... اسی لئے جناب میاں صاحب نے فرمایا تھا کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو مسیح موعود نے پیش کیا۔" (پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ / قادیانی مذہب ص ۲۷۶)

خلیفہ قادیان مرزا محمود نے اپنے باپ کی تحریک کا جو نتیجہ اخذ کر کے قادیانی امت کے سامنے پیش کیا ہے اس سے ہر شخص کہنے میں حق بجانب ہے کہ آیات قرآن مجید پر مسخ و تحریف کی جو مشق ستم مرزا قادیانی نے جاری رکھی تھی' یہ سب کچھ اس کی سوچی سمجھی تحریفی سازش کا نتیجہ تھا۔

مرزا قادیانی کا خود کو عین محمد قرار دے کر چودہ سو سال بعد دوبارہ بعثت و ظہور کا ڈھونگ رچانا' اسی طرح اپنے کشف' خواب' الہامات کو "ہمچوں قرآں منزہ اش دانم از خطاہا ہمیں است ایمانم" قرآن کی طرح قطعی اور یقینی قرار دینا قرآن کی طرح قطعی اور یقینی قرار دینا وغیرہ اسی تحریفی اسکیم کی کڑیاں تھیں کہ مرزا قادیانی اپنی بعثت میں جب عین محمد ہے اور بعثت ثانیہ کے الہامات بھی قرآن کی طرح قطعی و یقینی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ پہلی بعثت کے الہامات کو قرآن کہا جائے اور دوسری بعثت کے الہامات کو قرآن نہ کہا جائے اور یہی تو وجہ جواز ہے کہ خلیفہ قادیان نے سر عام اعلان کر دیا "اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو مسیح موعود نے پیش کیا اور اب تو تحریف قرآن کی شرمناک داستان جسے دیکھنی ہو وہ تذکرہ مجموعہ الہامات و کشف و رؤیا مرزا قادیانی اٹھا کر دیکھ لے۔"

مرزا قادیانی کی تصنیفات میں بعض قرآنی الفاظ بلکہ پوری پوری آیتیں غیر مربوط انداز میں ملتی ہیں' جن میں مرزا نے کشف و الہام کا نام لے کر توڑ مروڑ مچائی ہے اور بعض کو احادیث کے ٹکڑوں کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا ہے' تذکرہ نامی کتاب انہی خرافات و ہذیانات کا مجموعہ ہے اور بہت سی آیتیں وہ بھی ہیں' جن میں قرآن کا نام لے کر تغیر و تبدل کیا ہے ان میں سے چند بطور نمونہ پیش ہیں:

(۱) قرآن مجید میں "ان کنتم فی ریبا مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورة من مثله وادعوشهداكم من دون الله ان كنتم صادقين فان لم تفعلواولن تفعلوا" (البقرہ)

مرزا کی تحریف وان کنتم فی ريب مما انزلنا علی عبدنا فأتوا بسورة من مثله ون لم تفعلوا ولن تفعلوا (نور الحق ص ۱۰۹ پہلا ایڈیشن مطبوعہ ۱۳۱۱ھ مطبع مصطفائی پریس لاہور' براہین احمدیہ ص ۲۹۵ مطبوعہ ۱۸۸۴ء ریاض ہند پریس امرتسر' چوتھا ایڈیشن مطبوعہ لاہور' سرمہ چشم آریہ ص ۱۴ مطبوعہ ۱۸۸۶ء ریاض ہند امرتسر و مطبوعہ ۱۹۰۷ء میگزین پریس قادیان و ص ۱۰' مطبوعہ اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور' حقیقۃ الوحی ص ۲۴۸ میگزین پریس قادیان)

مرزا نے وادعوا شهداً کم من دون الله ان کنتم صادقین کے الفاظ حذف

کر دیئے اور دوسرے الفاظ کا اضافہ اپنی طرف سے کر دیا اور پھر ایک آدھ جگہ نہیں بلکہ چار کتابوں میں یہ تغیر و تبدل درج ہے' سب سے پہلے ۱۸۸۴ء میں براہین احمدیہ حصہ چہارم میں لکھتے وقت صفحہ ۳۹۵ پر یہ تحریف کی پھر صفحہ ۵۲۶ پر بھی یہی حذف اضافہ دیکھا جا سکتا ہے' اس کے بعد ۱۸۸۶ء کی تصنیف سرمہ چشم آریہ اور ۱۸۹۴ء کی تصنیف نور الحق ہے' ان میں بھی مرزا نے یہ گل کھلائے ہیں' یہ ڈھٹائی اور دلیری ابھی ختم نہیں ہو جاتی حقیقۃ الوحی جو ۱۹۰۷ء کی تصنیف ہے اس میں یہ آیت پوری کی پوری مسخ کر کے پیش کی گئی ہے' یہ اپنی تحریف کی ابتدا سے انتہا تک مسلسل ۲۳/۲۴ برس تک ایڈیشن دو ایڈیشن ایک آیت پر حذف اضافہ کا ستم روا رکھنا بجز تحریری سازش ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

حد یہ ہے کہ روحانی خزائن کے نام سے جو سیٹ چھپا ہے باوجود تمام تر تصحیح کے التزام کے یہ غلطی اپنی جگہ برقرار ہے' ہاں تصحیح کرنے والے امتی کی عقل رسا نے مرزا جی پر اتنا ضرور کرم کیا کہ من مثلہ اور فان لم تفعلوا کے درمیان کہیں حذف عبارت کے نقطے رکھ دیئے اور کہیں ا۔۲ ڈال کر یہ تاثر دے دیا کہ یہ الگ الگ دو آیتیں ہیں' لیکن یہ پردہ تو خود بخود فاش ہو کر اپنی سخن سازی اور دفع الوقتی کی حقیقت واضح کر دیتا ہے کہ کیا کسی امتی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ نبی کی پیش کردہ تحریر و تقریر پر اصلاحی قلم چلائے اور وہ بھی پون صدی سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد؟ اگر مرزائی امت کو یہ حق حاصل ہے اور مرزائی امت اس رتبہ علیا کو پہنچ گئی ہے' تو کوئی وجہ نہیں کہ مرزا کے دعویٰ نبوت و مسیحیت کی تصحیح نہ فرما دے کہ خود اپنے معیار اور اقوال کی روشنی میں مرزا جی سو ۱۰۰ نمبر کے جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں' مزید وقت اور حالات نے جو مہر تصدیق ثبت کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

(۲) قرآن مجید: آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنوا اسرائیل (یونس: ۹۰)

مرزا کی تحریف: امنت بالذی آمنت بہ بنو اسرائیل (اربعین نمبر ۳ ص ۳۵ سراج منیر حاشیہ ص ۲۹' طبع اول مئی ۱۸۹۷ء ضیاالاسلام پریس قادیان طبع ثانی دسمبر ۱۹۰۰ء)

(۳) قرآن مجید: قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتو (بنی اسرائیل: ۸۸)

مرزا صاحب: قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا (سرمہ چشم آریہ ص ۴ مطبوعہ بار اول ۱۸۸۶ء ریاض ہند امر تسر و بار دوم ۱۸۹۳ء اسلامیہ)

(۴) قرآن مجید: ھل ینظرون الا یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام (سورہ بقرہ)

مرزا کی تحریف: یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام (حقیقۃ الوحی ۱۵۴) پوری آیت میں بدترین تحریف کر کے آیت کا مضمون یکسر مسخ کر دیا پھر سطروں میں اس کا ترجمہ اور تشریح کر کے آیت کے تحریری کھنڈر پر کاشانہ مسیحیت تعمیر کیا گیا'

(۵) قرآن مجید: ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن (سورۂ نحل ۲۵)

مرزا کی تحریف: جادلھم بالحکمۃ والموعظۃ (نور الحق ص ۴۶ جلد اول تبلیغ رسالت ص ۱۹۴ ۳ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۰ء فاروق پریس قادیان)

پوری آیت کی آیت ہی مسخ کر دی' اس میں جو تحریف مرزا نے کی ہے اسی روش پر چل کر امتی نے دکھایا ہے۔

(۶) قرآن مجید: یوم تبدل الارض غیر الارض (سورہ ابراہیم: ۴۸)

مرزا کی تحریف: بدلت الارض غیر الارض (تحفہ گولڑویہ ص ۱۸۵ طبع اول ۱۹۰۲ء طبع دوم ۱۹۱۴ ضیاالاسلام پریس قادیان و ص ۱۱۴ بڑی تختی) غالباً یہ نسخہ بہت بعد کا ہے

یوم تبدل کو بدلت سے بدل کر آیت کا مفہوم ہی بدل ڈالا

(۷) قرآن مجید: لخلق السمٰوٰت والارض اکبر من خلق الناس (المؤمن: ۵۷)

مرزا کی تحریف: ان خلق السمٰوٰت والارض اکبر من خلق الناس (ایام الصلح اردو ص ٦١) مطبوعہ جنوری ۱۸۹۹ء ضیاالسلام پریس قادیان

لام حذف اور ان کا اضافہ' اس قسم کی اصلاح مرزا صاحب کی مسیحائی کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔

(۸) قرآن مجید: وجعل منھم القردۃ والخنازیر (ازالہ اوہام ص ۶۷۴ ج اول مطبوعہ بار سوم باہتمام مرزا محمود ۱۹۱۲ء اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور)

جعل کی جگہ جعلنا لکھ کر قرآن کی غلطی نکالی گئی (معاذاللہ)

(۹) قرآن مجید: یاایھا الذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم ویغفرلکم واللہ ذوالفضل العظیم (انفال: ۲۹)

مرزا کی تحریف: یاایھاالذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقاناً ویکفر عن سیئاتکم و یجعل لم نوراً تمشون بہ (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۵۵ مطبوعہ فروری ۱۸۹۲ء ریاض ہند قادیان)

قرآن کریم کے الفاظ ویغفرلکم واللہ ذوالفضل العظیم کی جگہ کسی دوسری آیت کا ٹکڑا ویجعل لکم نوراً تمشون بہ آئینہ کمالات اسلام کے بجائے اپنے کمالات مسیحیت کا آئینہ ہر ذی فہم کے سامنے رکھ دیا۔ اس نسخہ میں اغلاط نامہ لگا ہوا ہے مگر انہوں نے زائد جملہ کو غلط نہیں قرار دیا صرف ویکفر عن سیئاتکم کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ گویا مرزا نے جو اضافہ کیا ہے وہ اپنی جگہ برقرار رکھا گیا ہے۔

اس قسم کی آیتوں کی لمبی فہرست ہے جس میں مرزا نے دل کھول کر تغیر و تبدل کا ارتکاب کیا ہے اور ان محرف شدہ آیتوں کا ایڈیشن در ایڈیشن چھاپ کر خوب تقسیم کرتا رہا ہے طوالت کے خوف سے ہم صرف نو پر اکتفا کرتے ہیں جو مرزائی منطق کے مطابق ۱۰۰ کے عدد کے برابر ہے کیونکہ مرزا جی نے پچاس کا وعدہ کر کے پانچ میں پورا کر دیا تھا کہ صرف نقطہ کا فرق ہے۔

مرزا قادیانی کے یہی وہ تخریبی کارنامے ہیں جن کی وجہ سے انگریزی سایہ کو فضل خداوندی' رحمت و برکت اور سپر (ڈھال) وغیرہ بتاتے ہیں اور اسلامی حکومت کو زحمت فرماتے ہیں' بلکہ مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ زادھما اللہ عظیماً و شرفاً میں قیام کرنے تک کی ہمت نہیں محسوس فرماتے کہ جس کی عظمت کے آگے ہر مسلمان کا دل جھک جاتا ہے' اور وہاں اپنی اقامت و سکونت کو دنیا کی ہر سعادت پر ترجیح دیتا ہے۔ وفقنا اللہ اقامۃ

عذر گناہ بدتر از گناہ:

مرزائی اس موقع پر عموماً اس غلطی کو کاتبوں کے سر منڈھ دیتے ہیں کہ یہ کتابت کی غلطی ہے حالانکہ یہ عذر لنگ بدتر از گناہ ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کسی کا نبی ہونا قطعاً و یقیناً ناممکن ہے اور محال ہے' خود مرزا قادیانی نے اس کو محال و ممتنع مانا ہے' ابن غلام مرتضیٰ ہوتے ہوئے ابن مریم بننا اس سے بھی زیادہ عقلاً اور نقلاً محالات و ممتنع ہے' لیکن ہمت مرداں اور اپنی دیدہ دلیری سے مرزائیوں نے اسے ممکن بنالیا' مرزا کو نبی بھی مان لیا اور ابن مریم بھی مان لیا' تو ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہاں بھی جرأت رندانہ سے کام لے کر مرزا جی کے منصب کا اعلان کر دیتے کہ قرآن تو آسمان پر چلا گیا تھا اس کے لانے والے حضرت مرزا جی ہیں اور قرآن کی غلطی نکالنے کا بھی حق ان کو حاصل ہے۔ چنانچہ جو کچھ انہوں نے لکھ دیا وہی صحیح ہے اور اس کے ماسوا غلط ہے اور کیوں نہ ہو مرزا جی کو تو یہ تقدس بھی حاصل ہے ما انا الا کالقرآن کہ وہ سراپا قرآن ہیں' پھر ان کے لکھے ہوئے کو غلط قرار دینا چہ معنی دارد' لیکن نہ معلوم کیوں اس تیسرے مسئلہ میں غیرت ایمانی کچھ سست اور پست دکھائی دے رہی ہے کہ کرے مونچھوں والا اور پکڑا جائے داڑھی والا کے مصداق ساری غلطی بے چارے کاتبوں پر تھوپی جا رہی ہے مرزا جی نے تو اپنے دعویٰ نبوت سے بھی پہلے اس ناپاک تحریک کا آغاز کیا اور مرتے دم تک یہی سب کچھ کرتے رہے' اسی کی ذہن سازی اور زمین سازی میں عین محمد بھی بن بیٹھے تھے اور براہ راست خدا سے ہم کلامی کا بھی شرف حاصل کر لیا تھا۔ اور اپنے رویا اور خواب تک کو پاکیزگی اور اغلاط سے محفوظ ہونے میں قرآن مجید کا درجہ دے دیا تھا' تصحیح قرآن کا منصب بھی حاصل کر لیا تھا ان تمام مناصب جلیلہ اور مقامات علیا کی ترنگ میں آکر نہ معلوم کیوں وہ جرأت و ہمت نہ جتا سکے۔ جو حضور اکرم ﷺ کے بعد مرزا کو ابن مریم مان لینے کے وقت جتایا گیا تھا جبکہ تحریف قرآن کا مسئلہ ان دونوں مسائل سے اس معنی میں ہلکا ہے کہ وہ محسوسات میں سے ہیں اور یہ مسئلہ غیر محسوسات میں سے۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ ایک طرف مذکورہ بالا مناصب علیا کے علاوہ مرزا جی کو یہ منصب و مرتبہ بھی حاصل ہے ' اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ رہا ہوں کہ روح القدس کی قدوسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم (مرزا جی) کے تمام قویٰ میں کام کرتے مزید برآں مرزا جی کو یہ خدائی سرٹیفکیٹ ملا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھوا الا وحی یوحی 'اور یہ مرتبہ بھی حاصل ہے کہ "ملہم لوگ حضرت احدیت میں اپنے تمام معاملات کا انکشاف کرا لیتے ہیں" جب مرزا کو یہ مناصب علیا بقول خود حاصل ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا مرزائیوں کو شرم بھی نہ آئے گی کہ ایک طرف تو ہر وقت ہر آن ہر لمحہ خدا سے ہم کلامی روح القدس کی ہر لحظہ تمام قویٰ میں معیت کا اعلان کر کے تقدس محفوظیت کے بلند و بانگ دعوے کئے جائیں اور دوسری طرف قرآن کی آیتیں مسخ کر کے پیش کرنے پر جب پوچھا جائے تو کاتب کی غلطی کا عذر لنگ پیش کر دیا جائے اور ترمیم شدہ آیت کو غریب کاتبوں کے سر دے مارا جائے' اگر جرأت رندانہ سے کام لینا مرزائیوں کو پسند نہیں تھا

تو غریب کاتبوں کے سر سارا وبال ڈالنے کا بھی انہیں کوئی جواز نہیں تھا۔

اگر مرزائی صاحبان یہ تاویل کرتے تو زیادہ مناسب حال و قرین قیاس تھا کہ کاتب تو غلطیاں کیا ہی کرتے ہیں۔ خود ہمارے حضرت صاحب بھی سہو کتاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ تشنج قلب' دوران سر ہسٹریا اور مراق ضعف دماغ اور کثرت بول کے دائمی مریض تھے' دن میں سو سو بار پیشاب آتا تھا نہ معلوم یہ عارضہ حالت بیداری ہی رہتا تھا یا حالت نوم بھی اور یہ سب کچھ انہیں دعویٰ مسیحیت کے انعام میں بطور نشان ملا ہوا تھا حضرت صاحب خود لکھتے ہیں:

"ہاں دو مرض میرے لائق حال ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصے میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصے میں کثرت پیشاب ہے' اور یہ دونوں مرض اسی زمانے سے ہیں' جس زمانہ سے میں اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ میں نے ان کے لئے دعائیں کیں' مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القا کیا گیا کہ ابتدا سے مسیح موعود کے لئے یہ نشان مقرر ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۲۰ ج ۲۲)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ "دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی' آپ ﷺ نے فرمایا تھا مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی جو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ یعنی "مراق" اور ایک نیچے دھڑ کی یعنی "کثرت بول"

(رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۹۰۶ء)

اس تاویل سے دیگر اور اعتراضات بھی رفع ہو جائیں گے کہ مرزا صاحب حافظ نہیں تھے تو آیات لکھتے وقت قرآن مجید کی مراجعت کیوں نہ کر لیتے تھے' قرآن شریف کے سینکڑوں حفاظ اس وقت تھے ان سے رجوع کیوں نہ کر لیتے تھے' یا آیات لکھتے وقت دوسروں کو ہی کیوں نہ حکم فرما دیتے تھے کہ صحیح آیات لکھ کر لاؤ تاکہ مضمون میں درج کروں کیونکہ جب سب کا جواب ایک ہے "مراق" کی وجہ سے سوچنے کی قوت اور "کثرت بول" کی وجہ سے مراجعت کرنے یا حکم دینے کی فرصت کہاں تھی؟

اور اگر مرزائیوں کو مرزائی شریعت کی نص قطعی سے ثابت شدہ عذر کرنے سے بدبو اور گھن آتی ہو تو پھر سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ خم ٹھونک کر میدان میں نکل آئیں اور اس حقیقت کا اعتراف کر لیں کہ دعویٰ نبوت و مسیحیت ہو یا تحریف قرآن اسلام کو مسخ کرنے کی یہ ساری ناپاک سازشیں اصلاً اور حقیقتاً تو کرشمہ ہیں۔ انگریز آقا کے اصل مصور تو انگریز ہے' مرزا جی تو فقط رنگ بھرنے والے اور رنگ پختہ کرنے والے ہیں چنانچہ مرزا کے مرنے تک چند الو بھی مرزائیت کی شاخ پر نظر نہیں آتے تھے اور جو نظر آتے تھے' وہ بھی انگریزوں کی دین تھے لیکن مرزا جی کے مرنے کے بعد اصل مصور انگریز آقا تو موجود تھا' اس کی سرپرستی میں یا ہم مرزائیوں نے مل کر رنگ بھرا دعویٰ نبوت کو رنگ بھر کے پختہ کیا ورنہ تو اکثر و بیشتر مریدین نبوت و مسیحیت سے انکار کر کے مجدد کے درجہ پر پہنچا چکے تھے' کیونکہ حسب اجماع امت مسلمہ حضور اقدس ﷺ کے بعد نیا نبی آنا ناممکن اور محال ہے دعویٰ تحریف قرآن کا رنگ بھی (مرزائیوں) کو پختہ کرنا تھا مگر وقت نے وفا نہ کی' ابھی صرف دو ڈراموں کا رنگ ہی پختہ کر پائے تھے کہ انگریزی عملداری آمدی' آقا کی شفقت کا سایہ' سر سے جدا ہو گیا' پہلی خلافت آئی اس نے انتظار کیا' دوسری خلافت آئی وہ بھی اکھنڈ بھارت کا بھی خواب دیکھتی رہی' کبھی احمدی حکومت کی تیاری میں لگی رہی بالآخر چلی گئی۔ تیسری خلافت بھی آئی اور گئی اسی انتظار میں تقریباً ایک صدی گزر گئی اور یہ انتظار ہی سبب ہے کہ پون صدی تک کوئی اصلاح نہ کی گئی' خود حضرت صاحب کو نہ صرف یہ کہ پہلے ہی ایڈیشن میں مسلمانوں نے تمام تر اغلاط کی اطلاع دے دی تھی بلکہ مرزائی فرشتے خیراتی' ٹیچی' مٹھن' لال وغیرہ نے اس سے بھی پہلے باخبر کر دیا ہوگا مگر اصلاح کا تھوڑا ہی ارادہ تھا کہ جھٹ دوسرے ایڈیشن میں تبدیل کر دیا جاتا وہ تو آقا کا سایہ سر سے جدا ہونے کے بعد احمدی حکومت کا خواب و خیال بھی جب نہ رہا' پھر مجبوراً امت سے جب کچھ نہ بن پڑا تو جملہ تحریفات قرآنیہ کو کاتبوں کے سر منڈھ کے پیچھا چھڑا لیا گیا۔

ورنہ اگر وقت وفا کرے اور پھر کوئی تاج برطانیہ سر پر سایہ فگن ہو تو محسوسات کی دنیا میں ابن غلام کو ابن مریم بناتے دیر نہ لگی' جبرائیل کا تو وحی نبوت لے کر آنا ممتنع اور محال تھا' جب اسے بلاتے دیر نہ لگی' تو غیر محسوس چیز تحریف کا رنگ پختہ کرنے میں دیر کیا لگتی مگر یہ سب کچھ جمہوری یا کسی اسلامی حکومت میں تو نہ ہو سکے گا اس کے لئے وہی مشفقانہ سایہ درکار ہے جس کے تحت اطمینان و سکون سے ہمیں رنگ بھرنا نصیب تھا اور تسلی کے لئے تو بس اتنا بھی کافی ہے کہ جن تحریفات میں کشف و خواب والہام بازی کا رنگ بھر لیا گیا تو وہ اب بھی برقرار ہیں' اور اب تو دنیا بدل چکی ہے کوئی کسی کا کیا بگاڑ سکتا ہے' مکہ مدینہ یا کسی اسلامی حکومت میں ہم (مرزائیاں) کبھی نہیں جا سکتے تھے اور اب بھی جانے کی ضرورت نہیں' یورپ کا میدان وسیع سے وسیع تر ہے۔

آخری قسط

قادیانیت، عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف سازش و بغاوت

ہم اس کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کرنے کے لئے ہر سطح پر تحریک چلائیں گے

دوسری تحفظ ختم نبوت کانفرنس دہلی سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا صدارتی خطبہ

حضرات گرامی! قادیانیوں کا یہ پروپیگنڈہ قطعاً جھوٹ اور فریب ہے کہ ہندوستان میں ان کا تعاقب پاکستان کی شہ پر کیا جارہا ہے۔ ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ہمارے دینی عقائد کا تعلق کسی خاص علاقے یا ملک سے نہیں ہے اور نہ ہمیں اس سلسلہ میں کسی دوسرے ملک کی سیاست سے کوئی سروکار ہے، ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ اسلامی حدود و شرائط پر پورے نہیں اترتے وہ اسلام کا نام استعمال کرنا بند کردیں۔ اگر آج بھی قادیانی اپنے کو غیر مسلم کہنے لگیں تو ہمیں ان کے تعاقب یا تعارض کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی:

حضرات گرامی! جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت اور (مسیح موعود ہونے) کے بڑے بلند بانگ دعوے کئے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ ﴿خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔﴾ (اربعین در روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)

۲۔ ﴿سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔﴾ (دافع البلاء روحانی ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۳۔ ﴿میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔﴾ (ایک غلطی کا ازالہ در روحانی خزائن ۱۸/ ۲۱۱)

۴۔ ﴿نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔﴾ (حقیقۃ الوحی در روحانی خزائن ۲۲/ ۴۰۲)

انبیا گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے
(نزول المسیح خزائن ۱۸/ ۴۷۷)

ترجمہ: ﴿اگرچہ دنیا میں بہت سارے نبی ہوئے ہیں لیکن علم و عرفان میں میں کسی سے کم نہیں ہوں۔﴾

سامعین گرامی! اس طرح کے دعاوی سے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات بھری پڑی ہیں جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ یہاں میں صرف اس جانب توجہ دلانا چاہوں گا کہ کسی بھی دینی منصب پر فائز ہونے والے کے لئے کم از کم کن صفات کا حامل ہونا ضروری ہے اور اس طرح کے کسی منصب پر فائز ہونے کا دعویٰ کرنے والے کے لئے سب سے پہلے کس طرح کا ثبوت پیش کرنا ضروری ہے۔

آنحضرت ﷺ کا اسوۂ مبارکہ:

سامعین عظام! سید الاولین والآخرین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کا شاندار اسوۂ مبارکہ پیش نظر ہے۔ آپ نے اعلان نبوت سے پہلے اور بعد میں ایک صاف ستھری زندگی اور کمال اخلاق کا مظاہرہ فرمایا کہ آپ کا بڑے سے بڑا دشمن بھی آپ کے ذاتی کردار اور صدق و امانت پر انگلی اٹھانے کی جرأت نہ کرسکا۔ آپ ﷺ نے جب صفا کی پہاڑی سے پہلی مرتبہ مکے والوں کو توحید کا پیغام سنایا تو اس سے پہلے اپنی تصدیق بھی کرائی اور جب سب نے بیک آواز کہہ دیا کہ ماجربنا علیک الا صدقاً (بخاری شریف ۷۰۲) ﴿یعنی ہمارے تجربے میں آپ ہمیشہ سچے ہی ثابت ہوئے﴾ تو آپ ﷺ نے ان میں توحید و رسالت کا اعلان فرمایا۔ اب ہمیں مرزا غلام احمد قادیانی کے بلند بانگ دعاوی کا بھی اسی تناظر میں جائزہ لینا چاہئے کہ جب مرزا قادیانی نعوذباللہ خود کو آنحضرت ﷺ کا ظل اور بروز کہتا ہے اور اپنی بعثت کو آنحضرت ﷺ ہی کی بعثت ثانیہ قرار دیتا ہے۔ (خطبہ الہامیہ خزائن ۱۶/ ۲۷۰) تو یہ بحث تو بعد میں کی جائے گی کہ ظلی بروزی نبی ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں یا نہیں؟ اور امام مہدیؑ ظاہر ہوچکے ہیں یا نہیں؟ پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ اس طرح کے دعوے کرنے والا سچا بھی ہے یا نہیں؟ اگر سچا ثابت ہوجائے تو بحث آگے بڑھ سکتی ہے اور اگر جھوٹا

ثابت ہو تو اگلی بحث بے کار ہے' کیونکہ جھوٹ کے ساتھ نبوت وولایت کا کوئی درجہ بھی جمع نہیں ہوسکتا۔ خود مرزا قادیانی نے ایک جگہ لکھا ہے:

﴿ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔﴾ (چشمہ معرفت روحانی خزائن ۲۳/۲۳۱)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

﴿جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔﴾ (تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ص ۴۵۹' ج ۲۲)

ایک جگہ اور وضاحت کرتا ہے:

﴿ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔﴾ (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم روحانی خزائن ۲۱/۲۹۲)

مرزا قادیانی کے جھوٹ:

حضرات گرامی! اسی اصل نکتہ کو سامنے رکھ کر جب ہم قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ مرزا قادیانی جو اظہار جھوٹ بولنے کو دنیا کی بدترین برائی سمجھتا ہے خود اس برائی سے اس کی تحریرات بھرپور ہیں۔ میں بطور نمونہ صرف تین تحریریں پیش کرتا ہوں جن سے آپ خوبی مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کا اندازہ لگا سکیں گے:

(۱) مرزا نے لکھا ہے:

﴿تاریخ داں لوگ جانتے ہیں کہ آپ (آنحضرت ﷺ) کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور وہ سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔﴾ (چشمہ معرفت ص ۲۸۶' روحانی خزائن ۲۳/۲۹۹)

یہ بالکل کھلا ہوا جھوٹ ہے اور مرزا کی من گھڑت بات ہے۔ آنحضرت ﷺ کے گیارہ صاحبزادے آج تک کسی ایک بھی مورخ نے ثابت نہیں کئے بلکہ معتبر قول میں آپ ﷺ کے صرف تین صاحبزادے قاسم' عبداللہ (جن کا نام طیب اور طاہر بھی تھا) اور ابراہیم ثابت ہیں۔ اور غیر معتبر اقوال زیادہ سے زیادہ سات تک ملتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ (سیرۃ المصطفیٰ)

(۲) مرزا لکھتا ہے:

﴿تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ' اور مدینہ اور قادیان۔﴾ (ازالہ اوہام روحانی خزائن ۳/۱۴۰ حاشیہ)

یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ قرآن پاک میں کہیں بھی قادیان کا نام نہیں آیا۔

(۳) مرزا قادیانی نے ایک جگہ لکھا ہے:

وقد سبونی کل سب فمارددت علیهم جوابهم ﴿ان (علماء) نے مجھے ہر طرح کی گالیاں دیں مگر میں نے ان کو جواب نہیں دیا۔﴾ (مواہب الرحمٰن روحانی خزائن ۱۹/۲۳۶)

ایک طرف تو یہ دعویٰ کہ میں نے کسی گالی دینے والے کو جواب نہیں دیا' دوسری طرف مرزا کی کتابیں اپنے مخالفین کو مغلظات قسم کی گالیاں دینے سے بھری پڑی ہیں۔ یہ گالیاں ایسی گندی اور رکیک ہیں کہ شریف آدمی انہیں زبان پر لانا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔

مرزا کی گالیاں:

مثلاً ایک جگہ اپنے دشمنوں کو اور ان کی بیویوں کو اس طرح کوستا ہے:

ترجمہ: ﴿ہمارے دشمن جنگلوں کے خنزیر ہو گئے' اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔﴾ (نجم الہدیٰ روحانی خزائن ۱۴/۵۳)

مشہور عالم مولانا عبدالحق غزنویؒ پر اس طرح گالیوں کے پھول برستے ہیں:

﴿مگر تم نے حق کو چھپانے کے لئے جھوٹ کا گوہ کھایا۔ الخ..... پس اے بدذات' خبیث' دشمن اللہ ورسول کے الخ.....﴾ (ضمیمہ انجام آتھم خزائن ۱۱/۳۲۴)

مولانا سعداللہ صاحب کو تو مرزا نے ایسی کھل کے گالیاں دی ہیں کہ گالیوں کے موجد کی روح بھی شاید شرما گئی ہوگی۔ ملاحظہ کریں مرزا کہتا ہے:

ترجمہ: ﴿اور کمینوں میں سے ایک حقیر فاسق مرد کو دیکھتا ہوں جو شیطان' ملعون' بے وقوفوں کا نطفہ ہے۔﴾

ترجمہ: ﴿بدگو ہے' خبیث فتنہ پرداز اور ملمع ساز ہے' منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعداللہ رکھا ہے۔﴾ (تتمہ حقیقۃ الوحی ۲۲/۴۴۵)

یہ تو صرف چند نمونے ہیں ورنہ ایسی بدزبانیاں مرزا قادیانی کی تحریروں میں جا بجا نظر آتی ہیں اور اس کی ہر بدزبانی اس کے اس دعویٰ کو جھوٹا قرار دیتی ہے کہ اس نے اپنے مخالفوں کو

جواب نہیں دیا۔

جھوٹی پیشگوئیاں :

سامعین عالی مقام! پھر کسی مدعی نبوت کی سچائی جانچنے کے لئے ایک بڑا معیار اس کی پیشگوئیاں ہوتی ہیں کہ وہ درست نکلیں یا نہیں؟ چنانچہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے :

﴿بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق وکذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان (معیار آزمائش) نہیں ہو سکتا۔﴾ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن ۵/۲۸۸)

﴿کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔﴾(تریاق القلوب خزائن ۱۵/ ۳۸۲)

اب ہمیں چاہئے کہ ہم دیگر کسی موضوع پر گفتگو کے بجائے خود مرزا قادیانی کے بتائے ہوئے معیار امتحان یعنی پیشگوئیوں کے وقوع کی جانچ کر کے ہی مرزا قادیانی کے صدق و کذب کا فیصلہ کریں۔ چنانچہ جب ہم مرزا کی پیشگوئیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اس کی سبھی ادعائی پیشگوئیاں وقوع سے محروم رہیں۔ اور عجیب بات ہے کہ جس پیشگوئی پر زیادہ زور صرف کیا وہی پوری نہ ہو کے رہی۔ مثلاً چند نمونے ملاحظہ فرمائیں :

(۱) مرزا قادیانی نے اپنی موت کے متعلق پیشگوئی کی کہ ﴿ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔﴾ (تذکرہ ۵۹۱)

حالانکہ موت تو کیا کبھی مرزا کو ان مقامات مقدسہ کی زندگی میں زیارت بھی نہ ہو سکی۔ اور اس کی موت کا واقعہ لاہور میں پیش آیا۔

(۲) ایک نوجوان لڑکی محمدی بیگم سے نکاح کی پیشگوئی کی اور جب اس کے والد نے لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا تو مرزا قادیانی نے بڑے زور و شور سے اشتہارات شائع کرائے کہ نکاح سے ڈھائی سال کے اندر اندر اس لڑکی کا باپ اور شوہر مر جائیں گے اور یہ کہ وہ لڑکی ضرور میرے نکاح میں آئے گی۔ اور جوش میں یہ کہا کہ :

﴿من ایں ابرائے صدق خود یا کذب خود معیاری گردانم۔﴾(انجام آتھم ۲۲۲)

ترجمہ : ﴿میں اس (پیشگوئی) کو اپنے صدق و کذب کے لئے معیار قرار دیتا ہوں۔﴾

مگر خدا کا کرنا ہوا کہ مرزا قادیانی دنیا سے محمدی بیگم سے نکاح کی حسرت لئے چلا گیا مگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہو سکی اور وہ خود اپنے معیار کے مطابق کاذب قرار پایا۔ اور محمدی بیگم کا شوہر ڈھائی سال میں تو کیا مرتا مرزا قادیانی کے مرنے کے بھی ۴۰ سال بعد زندہ رہا' اور ۱۹۴۸ء میں وفات پائی۔

(۳) مشہور اہلحدیث عالم اور مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری سے خطاب کرتے ہوئے ﴿آخری فیصلہ﴾ کے عنوان سے مرزا نے ایک تحریر میں یہ پیشگوئی کی تھی :

﴿اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔﴾ (مجموعہ اشتہارات ۳/ ۵۷۹)

اللہ کی قدرت کہ اس اعلان کے ٹھیک ایک سال ایک ماہ گیارہ دن بعد مرزا قادیانی مرض ہیضہ وفات پاکر بقلم خود اپنے کذاب و مفتری ہونے کی سند دے گیا اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری اس کے بعد ۴۰ سال تک باحیات رہ کر مرزائیوں کو ناکوں چنے چبواتے رہے۔

حضرات گرامی! مجھے خاص طور پر یہ تفصیلات اس لئے بتانی پڑ رہی ہیں کہ عموماً قادیانی مبلغین ہمارے سادہ لوح بھائیوں کے پاس آکر ختم نبوت کے معنی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے عقیدہ کے متعلق فضول قسم کی باتیں اور رکیک تاویلات پیش کرنی شروع کر دیتے ہیں جس سے سننے والا شک اور شبہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسے موقع پر ہمارے لئے قابل غور بات یہ ہونی چاہئے کہ جس شخص کو نبی یا مسیح یا مہدی بتایا جا رہا ہے آیا وہ خود اس قابل بھی ہے یا نہیں کہ اس کو ایسے عظیم منصب پر فائز مانا جائے؟ اس کے بغیر سب حیثیتیں قطعاً بے معنی ہیں۔ اور علماء اسلام نے مرزا قادیانی کی تحریرات اور دعاوی کا مطالعہ کر کے مرزا قادیانی کے جھوٹ کو اتنا آشکارا کر دیا ہے کہ اب اس میں کسی قسم کے شک اور شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ گئی ہے' بلکہ خود مرزا کی اپنی تحریرات سے اس کا کاذب اور مفتری ہونا واضح ہے۔

انگریزی نبوت :

حضرات گرامی! قادیانی جماعت کی تاریخ پڑھنے سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ اس کی مکمل ساخت اور پرداخت انگریزی

حکومت کے زیر سایہ ہوئی ہے۔ اور حکومت برطانیہ نے ملت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور تحریک جہاد کو سبوتاژ کرنے کے لئے مرزا قادیانی کی صورت میں جھوٹے مدعی نبوت کو کھڑا کیا تھا۔ چنانچہ فریضہ جہاد کو منسوخ کرکے مرزا نے باحسن وجوہ برطانوی مفادات کی تکمیل کی اور اپنی تحریرات میں جابجا انگریز سے مکمل وفاداری کا اقرار کیا۔ بعض تحریرات ملاحظہ ہوں :

(الف) مرزا قادیانی اپنے ایک اشتہار میں لکھتا ہے :

﴿میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں' نہ مدینہ میں' نہ روم میں' نہ شام میں' نہ ایران میں' نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ (انگریزی) میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔﴾ (تبلیغ رسالت ۸ / ۶۹)

(ب) ایک جگہ لکھتا ہے :

﴿میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے' اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھا کی جائیں تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔﴾ (تریاق القلوب ۲۵)

(ج) دوسری جگہ لکھتا ہے :

﴿میں نے بیسیوں کتابیں عربی' فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ گورنمنٹ محسنہ (برطانیہ) سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔﴾ (تبلیغ رسالت ۶ / ۶۵)

اس طرح کی بے شمار عبارتیں قادیانی لٹریچر میں موجود ہیں' اور آج تک قادیانی جماعت دنیا میں انہی اسلام دشمن طاقتوں کے سہارے پروان چڑھ رہی ہے۔

بنیادی اختلاف :

حضرات گرامی! میں یہاں اس غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارا اور قادیانیوں کا اختلاف محض جزئی اور فروعی نہیں ہے جیسا کہ قادیانی لوگ عوام کو جاکر سمجھاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کا قادیانیوں سے اصولی اور بنیادی اختلاف ہے۔ قادیانیت اسلام کے متوازی ایک الگ دین ہے اس کو دیگر فروعی اختلاف رکھنے والے فرقوں کے درجہ پر ہرگز نہیں رکھا جاسکتا' اور یہ بات خود مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء کی تحریروں سے واضح ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ فیصلہ کن وضاحت نقل کرتا ہے :

﴿آپ (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات' رسول کریم' قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتلایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔﴾ (الفضل قادیان ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء بحوالہ قادیانی مذہب ۵۵۲ جدید ایڈیشن)

اسی اختلاف کو سامنے رکھ کر مرزا قادیانی نے اپنے نہ ماننے والے تمام مسلمانوں کو کافر اور جہنمی کہا ہے (اشتہار معیار الاخیار ص ۸) اور مرزا محمود احمد خلیفہ دوم کہتا ہے : ﴿ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔﴾ (انوار خلافت ص ۹۰)

اب غور کرنے کی بات صرف یہ ہے کہ جب دین کے کسی بھی معاملہ میں ہمارا قادیانیوں سے اتحاد نہیں ہے اور قادیانیوں کے نزدیک ان کے علاوہ سب مسلمان کافر ہیں تو آخر پھر ہمیں کیوں مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم زبردستی قادیانیوں (احمدیوں) کو مسلمان سمجھیں۔ ہماری اور قادیانیوں کی راہیں بالکل الگ الگ ہیں۔ ان کا خود ساختہ دین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کے لائے ہوئے دین سے بالکل مطابقت نہیں رکھتا۔ قادیانیوں سے ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ وہ اسلام کا نام لینا چھوڑ دیں۔ یا پھر باقاعدہ اسلام کے تمام عقائد کو تسلیم کرکے تجدید ایمان کرلیں' اور مرزا غلام احمد کو کافر مان لیں۔

ہندوستان میں اس فتنہ کے تعاقب کی ضرورت :

حضرات گرامی! گزشتہ ۱۲ سال سے یہ فتنہ ہندوستان میں بھی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اور تمام تر مادی وسائل کے ذریعہ اس ارتدادی تحریک کی سرگرمیاں بالخصوص جہالت زدہ علاقوں میں جاری ہیں۔ الحمدللہ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علماء ہند اپنے محدود وسائل کے مطابق کام کررہی ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس کی کوششوں سے رائے عامہ بیدار ہوئی ہے اور عوام و خواص کو مسئلہ کی نوعیت سمجھنے کا موقع فراہم ہوا ہے۔ خدا کرے کہ یہ کوششیں مزید بار آور ہوں۔ ہمارے مسلمان بھائی ہر طرح

باقی صفحہ ۲۰ پر

آخری قسط

اسلام میں خاتم النبیین کا مفہوم اور قادیانیت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

آخر میں لکھتا ہے:

"اس سے معلوم ہوا کہ نبوت کا مسئلہ آپ (مرزا غلام احمد) پر ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں کھلا ہے' اور چونکہ ایک غلطی کا ازالہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی ہے' جس میں آپ نے اپنی نبوت کا اعلان بڑے زور سے کیا ہے' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے' اور ۱۹۰۰ء ایک درمیانی عرصہ ہے جو دونوں خیالات کے درمیان برزخ کے طور پر حد فاصل ہے' پس ایک طرف آپ کی کتابوں سے اس امر کے ثابت ہونے سے کہ آپ نے "تریاق القلوب" کے بعد نبوت کے متعلق عقیدہ میں تبدیلی کی ہے یہ بات ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے' اب منسوخ ہیں' اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے"۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۲۱)

مرزا محمود احمد کی یہ تحریر دنیا کے عجائبات میں شمار کیے جانے کے لائق ہے' کیونکہ مرزا محمود یہ تسلیم کرتا ہے' اور بالکل صحیح تسلیم کرتا ہے کہ اس کا ابا پہلے اپنی نبوت سے انکار کرتا تھا' مدعی نبوت کو ملعون اور خارج از اسلام قرار دیتا تھا' لیکن بعد میں خود مدعی نبوت بن گیا' مرزا محمود کے خیال میں اس تضاد کو دور کرنے کا حل یہی تھا کہ اس کے ابا کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تمام متعلقہ عبارتوں کو منسوخ کردیا جائے' یہ طرفہ تماشا دنیا نے کب دیکھا ہوگا کہ باپ کی عبارتوں کو بیٹا منسوخ کرواتا ہے؟

اور یہ تماشا بھی قابل دید ہے کہ ۱۹۰۰ء سے پہلے غلام احمد مدعی نبوت کو کاذب و ملعون قرار دیتا ہے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے دعویٰ نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کا تختہ الٹ دینے کے مترادف قرار دیتا ہے لیکن اس کے مرید اس کو نبی مانتے ہیں اور ۱۹۰۰ء کا پورا سال اس میں گزر جاتا ہے تب مرزا غلام احمد ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کرتا ہے' اس سے پہلے جیسا کہ مرزا محمود نے لکھا' ہے نبوت کے خیالات شروع ہوگئے تھے اور مرزا کا خطیب مولوی عبد الکریم مرزائی (الاعور الاعرج) اپنے خطبات جمعہ میں دھڑلے سے مرزا کی نبوت کا اعلان کرتا تھا' کیا جھوٹے نبیوں کے سوا اس کی کوئی مثال مل سکتی ہے کہ مریدوں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کردیا ہو۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

الغرض مرزا غلام احمد قادیانی ختم نبوت کو اسلام کا عقیدہ سمجھتا تھا اور مدعی نبوت کو کافر' کاذب اور خارج از اسلام قرار دیتا تھا' لیکن جب شیطان نے اس کو بہکایا تو خود مدعی نبوت بن بیٹھا اور اپنے کفر اور خارج از اسلام ہونے پر مہر ثبت کردی۔ اب اس کی امت مختلف تاویلات کے ذریعہ سے نبوت کے جاری ہونے کو ثابت کرنا چاہتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جو عقیدہ قرآن کریم کی آیات بینات سے' احادیث متواترہ سے' اجماع امت سے' عقلی شواہد و دلائل سے اور خود مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات سے ثابت ہو' اس کے خلاف اجرائے نبوت کا عقیدہ پیش کرنا سوائے دجل و فریب کے کیا ہوسکتا ہے؟ میرا ارادہ تھا کہ قادیانیوں کی ان تاویلات کا ذکر کروں جو انہوں نے مرزا قادیانی کو نبی بنانے کے لئے ایجاد کی ہیں' مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ کوئی شخص مسیلمہ کذاب کی تاویلات کو موضوع بنا کر ان کی تردید کی ضرورت محسوس نہیں کرے گا' اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے اذناب و اتباع کی تاویلات بھی اہل علم کے لئے موضوع بحث بنانے کے لائق نہیں ہیں' قادیانی کبھی نبوت کی اقسام ذکر کرتے ہیں

کہ ایک نبوت تشریعی ہوتی ہے اور ایک نبوت غیر تشریعی‘ اور پھر غیر تشریعی کی دو قسمیں ہیں ایک بلا واسطہ اور ایک بالواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے‘ گویا نبوت کی اب کل تین قسمیں ہوئیں‘ تشریعی نبوت‘ غیر تشریعی بلاواسطہ نبوت‘ اور غیر تشریعی بالواسطہ نبوت۔

لیکن یہ تقسیم مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا سکہ رائج کرنے کے لئے قادیانیوں کی اپنی ایجاد ہے‘ اہل اسلام اس تقسیم سے متعارف نہیں ہیں۔ مسلمان صرف ایک بات کو جانتے ہیں کہ بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو مستقل شریعت یا مستقل امت دی گئی‘ ان کو اصحاب شریعت نبی کہتے ہیں اور بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو پہلی شریعت کا تابع کیا گیا‘ ان کو بغیر شریعت و کتاب نبی کہتے ہیں‘ ورنہ حقیقت میں کوئی نبی بغیر شریعت کے نہیں ہوتا‘ کیونکہ ظاہر ہے کہ جو نبی بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے آئے گا وہ اپنی نبوت کا اعلان کرے گا‘ اور لوگوں پر فرض ہوگا کہ ان کی نبوت پر ایمان لائیں۔

ظاہر ہے کہ کسی نبی کی نبوت کی دعوت دینا یہ بھی شریعت کا حکم ہے بلکہ شریعت کا اصل الاصول نبی کی نبوت پر ایمان لانا ہے‘ لہٰذا نبی بغیر شریعت کے نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں جب غلام احمد قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو کاذب و کافر اور خارج از اسلام قرار دیا تو بالفرض اگر نبوت کی یہ تقسیم ہوتی بھی جو قادیانی ذکر کرتے ہیں تب بھی اس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے زمانے سے ہو سکتا تھا‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت ہی خارج از بحث ہے۔

لطیفہ

ہمارے بزرگ مناظر اسلام مولانا محمد حیات ”فاتح قادیان“ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ قادیانی مولوی اللہ دتہ سے میرا مناظرہ ہوا‘ موضوع تھا ”مسئلہ نبوت“ میں نے کہا مولوی اللہ دتہ! تمام عقلاء کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ موضوع خاص ہو تو دلیل عام نہیں پیش کی جاتی۔ تم لوگ نبوت کی تین قسمیں بتاتے ہو‘ تشریعی‘ غیر تشریعی نبوت بلاواسطہ‘ اور غیر تشریعی نبوت بالواسطہ۔ ان میں سے دو قسمیں تمہارے نزدیک بھی بند ہیں‘ صرف ایک جاری ہے‘ یعنی غیر تشریعی نبوت بالواسطہ۔ سو تم قرآن کریم کی وہ آیتیں پیش کرو جو خاص اس دعویٰ کو ثابت کریں کہ نبوت کی دو قسمیں بند ہیں‘ البتہ نبوت غیر تشریعی بالواسطہ جاری ہے‘ فبہت الذی کفر۔ یعنی کافر کا منہ بند ہوگیا اور اس کو کوئی بات نہ سوجھی کہ کیا کہے۔

الغرض قادیانیوں کا اجرائے نبوت کو موضوع بنانا محض دجل اور تلبیس ہے‘ ورنہ جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا نبوت خود قادیانیوں کے نزدیک بھی بند ہے‘ صرف غلام احمد کی نبوت کو منوانے کے لئے یہ لوگ عوام کو فریب دیتے ہیں۔ مناسب ہے کہ ان کے دو چار فریب میں بھی ذکر کردوں:

الف۔ قادیانی ہمیشہ یہ آیت پڑھتے ہیں

ترجمہ: اے اولاد آدم اگر تمہارے پاس رسول آئیں جو تم میں سے ہوں“۔ (الاعراف)

قادیانی کہا کرتے ہیں کہ اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسولوں کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

جواب..... سنہ ۱۹۴۹ء کا واقعہ ہے‘ مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاول نگر میں پڑھتا تھا‘ خدا جانے کس نے مجھے قادیانیوں کا پرچہ ”الفضل“ دے دیا‘ اس میں یہی آیت اور یہی استدلال درج تھا‘ میں پڑھ کر پریشان ہوا۔ حضرت استاذ محترم مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ کے پاس حاضر ہوا‘ انہوں نے کہا کہ یہ تو قادیانیوں کا بہت پرانا استدلال ہے۔ انہوں نے ”روح المعانی“ نکالی اور مجھے عبارت پڑھ کر سنائی کہ یہ عہد اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان سے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے لیا تھا‘ تو جو میثاق کہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے پیدا ہونے سے پہلے لیا گیا ہو‘ اس کو خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر منطبق کرنا دجل و تلبیس کے سوا کیا ہے؟

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں

”ابن جریرؒ نے ابو یسار سلمی سے نقل کیا ہے کہ یہ خطاب اما یاتینکم الخ کل اولاد آدم کو عالم ارواح میں ہوا تھا جیسا کہ سورہ بقرہ کے سیاق سے ظاہر ہوتا ہے: قلنا اھبطوا منھا جمیعا فاما یاتینکم منی ھدی“۔ اور بعض محققین کے نزدیک جو خطاب ہر زمانہ میں ہر قوم کو ہوتا رہا‘ یہ اس کی حکایت ہے۔ میرے نزدیک دو رکوع پہلے سے جو مضمون چلا آرہا ہے اس کی ترتیب و تنسیق خود ظاہر کرتی ہے کہ جب آدم و حوا اپنے اصلی مسکن (جنت) سے جہاں ان کو آزادی و فراخی کے ساتھ بلا روک ٹوک زندگی بسر کرنے کا حکم دیا جا چکا تھا‘ عارضی طور پر محروم کردیئے گئے تو ان کی مخلصانہ توبہ و انابت پر نظر کرتے ہوئے مناسب معلوم ہوا کہ اس حرمان کی تلافی اور تمام اولاد آدم کو اپنی آبائی میراث واپس دلانے کے لئے کچھ ہدایتیں کی جائیں چنانچہ ہبوط آدم کا قصہ ختم کرنے کے بعد معا“ یابنی آدم قد انزلنا علیکم

لباسا" سے خطاب شروع فرما کر تین چار رکوع تک ان ہی ہدایات کا مسلسل بیان ہوا ہے۔ ان آیات میں کل اولاد آدم کو گویا یک وقت موجود تسلیم کر کے عام خطاب کیا گیا ہے کہ جنت سے نکلنے کے بعد ہم نے بہشتی لباس و طعام کی جگہ تمہارے لئے زمینی لباس و طعام کی تدبیر فرمادی گو جنت کی خوش حالی و بے فکری یہاں میسر نہیں تاہم ہر وقت کی راحت و آسائش کے سامان سے منتفع ہونے کا تم کو موقع دیا تاکہ تم یہاں رہ کر اطمینان سے اپنا مسکن اصلی اور آبائی ترکہ واپس لینے کی تدبیر کرسکو۔ چاہئے کہ شیطان لعین کے مکرو فریب سے ہوشیار رہو' کہیں ہمیشہ کے لئے تم کو اس میراث سے محروم نہ کردے۔ بے حیائی اور اثم وعدوان سے بچو' اخلاص و عبودیت کا راستہ اختیار کرو۔ خدا کی نعمتوں سے تمتع کرو مگر جو حدود و قیود مالک حقیقی نے عائد کردی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ پھر دیکھو ہر قوم اپنی اپنی مدت موعودہ پوری کر کے کس طرح اپنے ٹھکانہ پر پہنچ جاتی ہے اس اثنا میں اگر خدا کسی وقت تم ہی میں سے اپنے پیغمبر مبعوث فرمائے جو خدا کی آیات پڑھ کر سنائیں جن سے تم کو اپنے باپ کی اصلی میراث (جنت) حاصل کرنے کی ترغیب و تذکیر ہو اور مالک حقیقی کی خوشنودی کی راہیں معلوم ہوں' ان کی پیروی اور مدد کرو' خدا سے ڈر کر برے کاموں کو چھوڑو اور اعمال صالحہ اختیار کرو' تو پھر تمہارا مستقبل بے خوف و خطر ہے تم ایسے مقام پر پہنچ جاؤ گے جہاں سکھ اور امن و اطمینان کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں' ہاں اگر ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور تکبر کر کے ان پر عمل کرنے سے کترائے تو مسکن اصلی اور آبائی میراث سے دائمی محرومی اور ابدی عذاب و ہلاکت کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ بہر حال جو لوگ اس آیت سے ختم نبوت کی نصوص قطعیہ کے خلاف قیامت تک کے لئے انبیاء و رسل کی آمد کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں ان کے لئے اس جگہ کوئی موقع اپنی مطلب براری کا نہیں"۔ (تفسیر عثمانی بر حاشیہ ترجمہ شیخ الہند)

۲..... علاوہ ازیں اس آیت کریمہ میں تو بہت سے رسولوں کے آنے کا تذکرہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ صدیوں تک تو کوئی رسول آیا نہیں۔ تیرہ سو سال کے بعد قادیانی کہتے ہیں کہ غلام احمد رسول آیا اور غلام احمد کے بعد کوئی رسول نہیں' تو قرآن کریم کی آیت قادیانیوں کے مذہب پر بھی منطبق نہ ہوئی۔

۳..... علاوہ ازیں آیت میں رسولوں کے آنے کا ذکر ہے اور قادیانیوں کے نزدیک مطلق رسولوں کا آنا بند ہے صرف غیر تشریعی اور بالواسطہ نبی آسکتے ہیں اس اعتبار سے بھی یہ آیت ان کے دعوی پر منطبق نہ ہوئی' الغرض اس آیت کو اجرائی نبوت کے ثبوت میں پیش کرنا محض دجل و تلبیس ہے۔

ترجمہ" اللہ تعالی کو اختیار ہے رسالت کے لئے جس کو چاہتا ہے' منتخب کرلیتا ہے' فرشتوں میں سے (جن کو چاہے) احکام پہنچانے والے مقرر فرماتا ہے' اور اسی طرح آدمیوں میں سے اللہ تعالی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے"۔ (الحج آیت ۷۵)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس میں رسول بھیجنے کا قانون ذکر فرمایا ہے اور قانون نہیں بدلتا۔

جواب .....یہ ہے کہ یہ آیت بھی تمہارے دعوی پر منطبق نہیں کیونکہ تم خود تسلیم کرتے ہو کہ تشریعی نبوت بند ہے اور غیر تشریعی بلاواسطہ بھی بند ہے یہ سنت اللہ کیوں بدل گئی؟ پھر اس آیت میں تو رسولوں کے چننے کا ذکر ہے مگر تمہارے نزدیک ایک ہی رسول آیا۔ اور اس کو بھی خود اس کے ماننے والوں نے رسول نہیں مانا۔

۴..... اور کبھی کہتے ہیں کہ نبوت رحمت ہے' جب کہ درود شریف میں امت محمدیہ کو یہ دعا سکھائی گئی ہے:

اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید

اگر ختم نبوت کو تسلیم کیا جائے تو امت نبوت سے محروم ہوجاتی ہے۔

جواب یہ ہے کہ تمہارے نزدیک بھی تشریعی نبوت بند ہے اور بلاواسطہ نبوت بھی بند ہے تو تمہارے نزدیک بھی یہ امت رحمت سے محروم ہوگئی شاید تم یہ کہو کہ شریعت رحمت نہیں بلکہ نعوذ باللہ پولوس کے بقول شریعت ایک لعنت ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم

قادیانی کہا کرتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالی نے صراط مستقیم کی ہدایت کی دعا سکھائی ہے' اور صراط مستقیم ہے منعم علیہم کا راستہ' اور سورہ نساء میں منعم علیہم کے چار گروہ ذکر کئے ہیں' نبی' صدیق' شہداء' صالحین' گویا اس آیت میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ یا اللہ! ہمیں نبی بنا' صدیق بنا' شہید بنا' صالحین میں سے بنا'

جواب ۔ نبوت تو عطیہ خداوندی ہے اور سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم پوری امت کو ہے گویا پوری امت کا ہر فرد اپنے لئے نبوت کی دعا کر رہا ہے اور "یہ بداہتا" باطل ہے۔

۵..... نبوت حضرت ہارون علیہ السلام کو موسی علیہ السلام کی دعا سے ملی اور یحیی علیہ السلام کو ان کے والد حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا سے ملی لیکن پوری تاریخ نبوت میں ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ کسی شخص کو اس کی ذاتی دعاؤں کے صلہ میں نبوت عطا کی گئی ہو اور ایسی چیز کی دعا کرنا لغو اور باطل ہے۔

۶..... انبیا کرام علیہم الصلوۃ والسلام

میں تشریعی نبی بھی تھے تو لازم ہوا کہ تشریعی نبوت کی بھی دعا کی جائے اور ہر شخص صاحب شریعت ہوا کرے۔ واللازم باطل فالملزوم مثلہ۔

۸..... قادیانیوں کے نزدیک نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے جاری ہے بلاواسطہ نہیں تو جو چیز کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر چکے ہیں حق تعالیٰ شانہ سے اس کی دعا کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے لئے کچھ بھی نہ کہنا "عقلاً" باطل ہے۔

9..... سورہ فاتحہ کی آیت شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ یا اللہ! تیرے جن بندوں پر انعام ہوا ہے ہمیں مرتے دم تک ان کے راستے پر قائم رکھیو کہ نہ ان پر غضب ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے اور جن بندوں پر انعام ہوا ہے وہ چار گروہ ہیں انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین یعنی اعلیٰ درجے کے اولیاء اللہ، اور اس آیت شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ عام اہل ایمان میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا اس کو قیامت کے دن جنت میں ان حضرات کی رفاقت نصیب ہوگی۔

یہ میں نے قادیانی تحریفات کے چند نمونے ذکر کردیئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی اسلام سے اس طرح نکل چکے ہیں جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا محض ان کی ذاتی غرض ہے، ورنہ ان کو اللہ اور رسول سے کوئی تعلق نہیں۔

خاتمہ

میں نے اپنے کئی رسائل میں ذکر کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا عبدالحق غزنویؒ کے ساتھ رو در رو مباہلہ کیا اور مباہلہ کے بعد حضرت مولانا کی زندگی میں ہلاک ہوا جب کہ اس کے "ملفوظات" صفحہ ۴۴۰، ۴۴۱ جلد ۹ میں خود اس کی زبان سے اقرار ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ثابت ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجاتا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کی نظر میں جھوٹا تھا، چونکہ اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اس لئے وہ اللہ کی نظر میں "المسیح الکذاب" تھا، اور چونکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اس لئے وہ اللہ کی نظر میں مسیلمہ کذاب تھا، اور جیسا کہ مرزا نے "اربعین" کے آخر میں لکھا ہے کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے، "تتمہ اربعین" میں ہے:

"اس مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے۔ الخ" (تتمہ اربعین صفحہ ۱۲ روحانی خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۷)

تو چونکہ مرزا غلام احمد نبوت کا جھوٹا مدعی تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے خود اس کے قلم سے لکھوایا کہ تمام مسلمان اس کو کافر، دجال، بے دین اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن سمجھتے ہیں، چنانچہ مولانا عبدالحق غزنویؒ کے ساتھ مرزا کا جو مباہلہ ہوا اس کے اشتہار میں جو مباہلہ سے ایک دن پہلے ۹ر ذوالقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ کو شائع کیا گیا مرزا لکھتا ہے:

"اے برادران اسلام! کل دہم ذیقعدہ روز شنبہ کو بمقام مندرجہ عنوان (یعنی بمقام امرتسر عید گاہ متصل مسجد خان بہادر حاجی محمد شاہ مرحوم) میاں عبدالحق غزنوی اور بعض دیگر علماء جیسا کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے اس عاجز سے اس بات پر مباہلہ کریں گے کہ وہ لوگ اس عاجز کو کافر اور دجال اور بے دین اور دشمن اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجھتے ہیں اور اس عاجز کی کتابوں کو مجموعہ کفریات خیال کرتے ہیں اور اس طرف یہ عاجز نہ صرف اپنے تئیں مسلمان جانتا ہے بلکہ اپنے وجود کو اللہ اور رسول کی راہ میں فدا کئے بیٹھا ہے لہٰذا ان لوگوں کی درخواست پر یہ مباہلہ تاریخ مذکورہ بالا میں قرار پایا ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ مباہلہ کی بد دعاء کرنے کے لئے بعض اور مسلمان بھی حاضر ہوجائیں کیونکہ میں یہ دعاء کروں گا کہ جس قدر بھی میری تالیفات ہیں اس میں کوئی بھی اللہ اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہے اور نہ میں کافر ہوں اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دن سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو، اور آپ لوگ آمین کہیں کیونکہ اگر میں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت برے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہ ہزار دل بیزار ہوں اور اگر ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کردے وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی۔ بڑے ثواب کی بات ہوگی اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعدہ کو دو بجے کے وقت عید گاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کے لئے تشریف لائیں۔ والسلام"۔

مرزا کو اس کے حریف مولانا عبدالحقؒ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے "قے"، اسہال اور وبائی ہیضے کی موت دے کر فیصلہ کردیا کہ مرزا کافر، دجال، بے دین اور اللہ جل شانہ کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور اس کی کتابیں مجموعہ کفریات، ہیں اب اس فیصلہ کے بعد کوئی شخص نقد ایمان اس کے ہاتھ فروخت کرتا ہے تو اس کے سوا کیا کہا جائے": ختم اللہ علی قلوبہم"۔

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی

ایسے پروانے کہاں ہوں گے؟

صحابہ کرامؓ نے جیسی محبت رسول اللہ ﷺ سے کی ایسی مثال دنیا میں ملنا مشکل ہے' اپنا تن' من' دھن سب کچھ قربان کر دیا۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی مثال پیش کر سکتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو اس لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا کہ وہ اسلام اور داعئ اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کے دشمن تھے۔ (مدیر)

ایسے پروانے' ایسے فرزانے' ایسے مستانے چشم فلک نے آج تک کہاں دیکھے ہوں گے۔ جس طرح نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کو اپنے آقا و مولیٰ محمد عربی ﷺ سے پیار تھا۔ محبت تھی' ترک جان و ترک مال و ترک سر در طریق عشق اول منزلست کا صحابہؓ کامل' اکمل' اکمل مصداق تھے۔ ان کا یہی طرۂ امتیاز تھا کہ اپنی جان اپنا مال' اپنی عزت و آبرو کو آپ ﷺ پر نچھاور کر دیا تھا اور آقا کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالا ہوا تھا۔ ایسا آلہ یا پیمانہ آج تک مادی دنیا میں ایجاد نہیں ہوا جس سے صحابہ کرامؓ کی محبت کا اندازہ کیا جا سکے' چند واقعات ہدیہ قارئین ہیں:

☆ حضرت قتادہؓ بن نعمان فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں مسلمانوں کو وقتی طور پر پسپائی ہوئی تو شمع رسالت کے ارد گرد چند صحابہ کرامؓ گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ باقی منتشر ہو چکے تھے' لشکر کفار یکجا ہو کر آپ ﷺ پر یلغار کر دی حضرت ابو سفیانؓ (اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے) بار بار کفار کو ہمت دلا رہے تھے کہ محمد ﷺ کو آج بچ کے نہیں جانا چاہئے جو چند صحابہؓ آپ ﷺ کے پاس تھے وہ بھی اپنے آقا اور کفار کے درمیان فولاد کی دیوار بنے ہوئے تھے۔ حضرت قتادہؓ بھی انہی میں شامل تھے۔ فرماتے ہیں کہ میرے آقا ﷺ نے مجھے ایک کمان دی میں اس کمان کے ساتھ ساتھ پوری قوت سے تیر اندازی کر رہا تھا اور لشکر کفار کو روکے ہوا تھا۔ یہاں تک کہ اس کمان کا کنارہ ٹوٹ گیا اور وہ بیکار ہو گئی تو میں آنے والے تیروں کو اپنے ہاتھوں پر اپنے جسم' اپنے چہرے پر روک رہا تھا اور نبی کریم ﷺ کے سامنے ڈٹا ہوا کھڑا تھا کہ ایک تیر آیا اور میری آنکھ میں لگا اور میری آنکھ کی پتلی ٹوٹ کر باہر نکل گئی اور وہ پتلی اٹھائے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میری آنکھ نکل پڑی ہے' آپ ﷺ نے جب دیکھا تو آنکھوں میں آنسو بہہ نکلے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اے میرے اللہ! قتادہ نے تیرے نبی کا اعزاز اپنے چہرے سے کیا تو اس کی آنکھ کو اچھا کر دے اور اس کی نظر کو تیز کر دے۔﴾ چنانچہ ان کی وہ آنکھ نہایت اچھی ہوئی اور بینائی بہت تیز ہو گئی۔ اس منظر کو ذرا چشم تصور سے دیکھئے کہ تیروں کی بارش ہو رہی ہے اور قتادہؓ بن نعمان نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس انداز سے کھڑے ہیں کہ ہر طرف سے آنے والے تیر ان کے جسم میں پیوست ہو رہے ہیں۔ لیکن اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے۔ اگر فکر ہے تو نبی کریم ﷺ کی کہ کوئی گزند نہ پہنچے۔ دوسرے انبیا کرامؑ کے حواری یا صحابی ایسے نہ تھے۔ ایسے فدائی و شیدائی کہاں ہوں گے؟

☆ غزوہ احد میں جب صحابہ کرامؓ ایک دوسرے سے بڑھ کر اپنے آقا ﷺ پر جانیں نچھاور کر رہے تھے۔ اسی اثنا میں مشرکین کے لشکر میں فیصلہ کن انداز میں پوری قوت سے یلغار کی اور ایک تجربہ کار آزمودہ جنگ دستہ ابن قمیہ کی قیادت میں آپ ﷺ کی طرف بڑھا' آپ ﷺ پر تلواروں' تیروں' نیزوں' بھالوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے لیکن پورے لشکر کو دس بارہ صحابہ کرامؓ نے روکا ہوا ہے۔ اور یکے بعد دیگرے کٹ کر گر رہے ہیں۔ انہیں صرف یہی فکر ہے کہ اگر ان کے ہوتے ہوئے آپ ﷺ کو گزند پہنچ گئی تو کل قیامت کو وہ خدا تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ انہی جانبازوں میں ایک صحابیہؓ حضرت ام عمارہؓ بھی ہیں۔ ابن قمیہ نے

جب آپ ﷺ پر وار کیا تو حضرت ام عمارہؓ دیکھ رہی تھیں ان کے بازوؤں میں فولادی قوت آ گئی تھی آگے بڑھ کر ابن قمیہ کا وار روکا۔ ابن قمیہ جو عرب کا مشہور شمشیر زن تھا۔ بہادر تھا' حیران رہ گیا کہ ایک عرب عورت اتنی بہادر اور دلیر ہو سکتی ہے کہ تن تنہا ایک دستے کا مقابلہ کرے مگر وہ یہ نہ جانتا تھا کہ عشق رسول ﷺ نے کس قسم کی آگ صحابہ یا صحابیات کے دلوں میں لگائی ہوئی ہے۔ ام عمارہؓ نے ابن قمیہ کا وار روک لینے کے بعد ایک بھر پور وار ابن قمیہ پر کیا اگر وہ دوہری زرہ نہ پہنے ہوتا تو اس کے دو ٹکڑے ہو جاتے۔ اس لئے بچ گیا۔ ابن قمیہ نے پلٹتے ہی حضرت ام عمارہ پر وار کیا جو ان کی پشت مبارک پر لگا وہ زخمی ہو گئیں۔ انتہائی زخمی ہونے کے باوجود خوش تھی کہ میں نے لشکر کفار کو روکے رکھا تا وقتیکہ دوسرے صحابہ جمع ہو گئے۔

☆ حضرت ابوبکرؓ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ غزوۂ بدر میں کفار کی طرف سے لڑنے آئے تھے وہ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے' بعد میں جب ایمان لائے تو اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہوئے کہنے لگے: ابا جان! غزوۂ بدر میں کئی مرتبہ میری تلوار کی زد میں آپ آ گئے لیکن میں نے ہر بار آپ کو چھوڑ دیا اور دوسری طرف نکل جاتا تھا کہ آپ میرے والد ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے جب یہ بات سنی تو فرمایا کہ جان پدر! اس وقت چونکہ تم مشرک تھے اور مشرک کا دفاع کرنے آئے تھے اور میں اسلام اور حضور اکرم ﷺ کا طرفدار تھا۔ خدا کی قسم اگر تم میری تلوار کی زد میں آ جاتے تو میں تمہارے ٹکڑے کر دیتا۔ بھلا باپ بیٹے میں کتنی محبت ہوتی ہے آپ جانتے ہیں۔

☆ غزوۂ بدر میں ستر کافر قتل کئے گئے اور ستر کے قریب قیدی بنائے گئے۔ جو قید ہوئے وہ بھی قریش مکہ کے سردار تھے جو قتل ہوئے وہ بھی سرداران قریش تھے۔ اسی غزوہ میں سیدنا فاروق اعظمؓ نے اپنے حقیقی ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا تھا۔ اور دوسرے ماموں قیدیوں میں شامل تھے' جب آپ ﷺ نے صحابہؓ سے قیدیان بدر کے بارے میں مشورہ طلب کیا تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے رائے دی کہ فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے' ایک تو ہمارے نقصان کی تلافی ہو جائے گی دوسرا رہا شدہ افراد میں سے کئی ایمان لے آئیں گے۔ لیکن سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا سعد بن معاذؓ کی رائے تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے۔ اور ہر آدمی اپنے رشتہ دار کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے یہ میرے ماموں ہیں انہیں میرے حوالے کیا جائے' میں انہیں اپنے ہاتھ سے قتل کروں گا۔ جب ہم اسلام لے آئے تو ہمارا اب ان سے کوئی رشتہ باقی نہیں۔ چونکہ آپ ﷺ رحمت للعالمین تھے' انہوں نے سیدنا صدیق اکبرؓ کی رائے کو پسند فرمایا اور قیدیوں کو رہا کر دیا۔ لیکن جب وحی نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروقؓ اور سعد بن معاذؓ کی تائید میں آیتیں نازل ہوئیں اور خود آپ ﷺ نے اس وقت یہ ارشاد فرمایا کہ اگر آج خدا کا عذاب نازل ہوتا تو عمر بن الخطابؓ اور سعد بن معاذؓ کے علاوہ کوئی نہ بچتا۔ یہ چند واقعات بطور نمونہ مشت از خروارے پیش کئے گئے ہیں ورنہ سیرت و تواریخ کی کتب ایسے واقعات سے بھری پڑی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان صحابہؓ کی اتباع نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

بقیہ: عقیدہ ختم نبوت کے خلاف سازش و بغاوت

کے باطل فتنوں سے محفوظ رہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے دین و ایمان کی مکمل حفاظت فرمائے۔ (آمین)

اخیر میں طویل سمع خراشی پر معذرت کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ یہ چند بکھری ہوئی باتیں اصولی طور پر موضوع کو سمجھنے میں معاون ہوں گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔ ۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی' فون: ۷۳۵۵۷۳

مولانا محمد سفیان بلند

مولانا مفتی عبدالسمیع شہیدؒ

ایک عظیم شخصیت

وارے! ہم جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کی سربلندی کے لئے اپنی جان بھی قربان کر دیں گے ﴾اور دنیا دیکھ چکی کہ وہ اپنا وعدہ وفا کر چکے' جامعہ کی عظیم ہستی نے جامعہ کی عظمت کے لئے اپنے کو قربان کر دیا' جامعہ کے تقدس کے خاطر اپنی میت بھی جلوا دی' لیکن جامعہ پر ایک آنچ کا آنا بھی گوارا نہ کیا اور کیوں کرتے یہ جامعہ مسلک حق کی شان اور آن ہے دیوبند مسلک کی علامت' مرکز اور وقار ہے۔ یہ ہستی کون تھی یہ ہمت و استقلال کا پہاڑ' علوم کے سمندر حضرت محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے جانشین حضرت مفتی احمد الرحمٰن کے عظیم شاگرد' جانشین مفتی احمد الرحمٰن' مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ کے ہمسفر' حضرت مولانا امیر الدین کے لخت جگر' حجۃ الانصار اور حجۃ المجاہدین کے سرپرست' جمعیت علماء اسلام اور جمعیت طلباء اسلام کے معاون' مجاہد عظیم مولانا مسعود اظہر مدظلہ کے استاذ اور میرے مربی حضرت مولانا مفتی عبدالسمیع شہید رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ مولانا مفتی عبدالسمیع شہیدؒ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔

نہ جانے کیا اچانک موج آئی اس کی رحمت کو اٹھا کر لے گئی آغوش میں جبرائیل طلعت کو

حضرت مفتی صاحب ۱۹۵۴ء کو چونا قل میں مولانا امیر الدین کے ہاں پیدا ہوئے والد محترم جید عالم تھے' حضرت نے ابتدائی تعلیم والد صاحب سے حاصل کی بعد ازاں کنڈکوٹ اور خیرپور کے مدارس میں درس نظامی کی کتابیں پڑھیں معقولات کی تعلیم کے لئے حضرت مولانا حبیب اللہ گمانویؒ کی خدمت میں طاہر والی تشریف لے گئے' جامعہ اشرفیہ میں کچھ درجات پڑھے' پھر مدرسہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں موقوف علیہ اور دورۂ حدیث کی تعلیم حاصل کی' ایک سال بیماری کی وجہ سے دورۂ حدیث شریف مکمل نہ کر سکے' بعد میں اچھے نمبرات سے کامیاب ہوئے۔ پھر تخصص فی الفقہ میں افتا کی مشق کی اور کچھ دن دار الافتاء میں مفتی احمد الرحمٰنؒ کے زیر نگرانی کام کیا۔

مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ کو آپ کی استعداد کا اندازہ آپ کی طالب علمی کے زمانے سے تھا تو آپ کو مفتی صاحبؒ نے جامعہ کا مدرس مقرر کر دیا' ابتداً میں آپ نے نحو اور صرف کی کتابیں پڑھائیں اور بہت ہی اچھے انداز میں پڑھا کر ترقی کرتے ہوئے حدیث شریف کی کتابوں تک پہنچ گئے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ طلباء کی تربیت بھی سونپی اور ناظم دار الاقامہ بنا دیا' جس کی وجہ سے آپ طلباء پر نہایت ہی شفیق تھے اس کی مثال بہت کم ہی ملتی ہے۔

جامعہ کے لئے زندگی کو وقف کر دیا تھا' فجر سے لے کر رات بارہ ایک بجے تک طلباء کی تعلیم و تربیت میں وقت گزرتا تھا۔ آپ کی طلباء کے قلوب پر حکومت تھی ہر ایک کے دل میں آپ کے لئے ادب تھا۔

آپ ہر طالب علم پر توجہ رکھتے تھے اور کمزور طلباء کو اضافی وقت بھی دیتے تھے' طالب علم اسی وجہ سے آپ سے محبت کرتا اور ہر طالب علم آپ کو اپنا محبوب استاذ تصور کرتا اور طلباء کی ایسی تربیت کرتے کہ وہ دین اسلام کا خادم بن جاتا' کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ نے کچھ فرمایا ہو اور طلباء نے اس پر لبیک نہ کہی ہو۔

اور اساتذہ کو آپ پر بہت اعتماد تھا' حضرت مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب کے نزدیک آپ بہت معتمد تھے' مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ پھر دینی تحریک میں آپ کو اپنے ساتھ رکھتے اور آپ سے مشاورت کرتے کہیں بھی کوئی مسئلہ ہو چاہے مسجد کا تنازعہ ہو یا مدرسہ کا معاملہ ہو آپ اس میں پیش پیش ہوتے اور فوراً پہنچ جاتے' کئی دفعہ قاتلانہ حملہ ہوا گرفتار بھی ہوئے لیکن چہرے پر کبھی خوف نہ آیا۔ جب مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ نے سواد اعظم اہلسنت پاکستان قائم کی' تو آپ مفتی صاحب کے ساتھ تھے' مفتی صاحبؒ کا جیل جانے اور گھارو ریسٹ ہاؤس میں نظر بندی کے دوران حضرت مفتی عبدالسمیع شہیدؒ نے تحریک کی رہنمائی کی۔

۱۹۷۰ء میں تحریک ختم نبوت میں طالب علم ہونے کے باوجود آپ کا کردار بہت اہم کردار ہے نگران حکومت میں قادیانی وزیر کو

برطرف کرنے میں مسلسل جدوجہد فرمائی۔ تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں نمایاں کردار ادا کیا۔ افغانستان پر روس نے جب قدم جمانے کا ارادہ کیا اور مجاہدین نے علم جہاد بلند کیا تو مفکر اسلام حضرت مفتی محمود حسن کی دعوت پر علماء نے لبیک کہی تو آپ بھی شریک تھے۔

اے ظالم تو نے ظلم کیا تجھ سے یہ نادانی ہوئی
پھول تم نے وہ توڑے جس سے چمن میں ویرانی ہوئی
(ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر)

آپ کی وفات پر ایک اور شعر یاد آتا ہے۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
ایک شخص سارے جہاں کو ویران کر گیا

ہمیشہ سفید لباس پہنتے اور سر پر بھی سفید رومال رکھتے تھے اور اسی لباس کو احرام و کفن میں بدل کر چل دیئے۔

اسی ماحول میں گم ہو گیا ہنستا ہوا تارا
سواد اعظم اسلام کا درخشندہ مہ پارا
وہ تارا جو رہا ملفوف احرام قیادت میں
گزاری جس نے زندگی طلب شہادت میں

فرماتے کہ یہ گزرتے ہوئے اکابر حضرت تھانویؒ، حضرت شیخ الحدیثؒ بانی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن محدث العصر بنوریؒ اور دیگر جو ان کے ہمعصر تھے کی مثال ایسی ہے کہ صحابہ کا قافلہ جا رہا تھا کہ یہ بچھڑ کر ہمارے پاس آگئے، ہم تو ان کے جوتوں کے خاک کے برابر بھی نہیں۔

تواضع و سادگی، مردانگی، زہد و فاقہ کشی
محمد کے مشن کا ترجمہ تھی تیری پالیسی

وفات سے ایک روز قبل ہفتہ کے دن ہماری درسگاہ میں تشریف لائے سبق پڑھایا منطق پڑھاتے تھے مرقات کی کتاب پڑھائی جا رہی تھی، اس دن سبق پڑھایا اور فرمایا کہ یہاں تک کتاب ختم ہو گی آگے باب الاعاظیا ہے وہ امتحان میں نہیں آتا پھر اتوار کے دن تشریف نہ لا سکے بلکہ جنت میں ہمیشہ کے لئے تشریف لے گئے اور پھر اتوار کی صبح درجہ رابعہ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج دن عجیب سا لگ رہا ہے کچھ محسوس نہیں ہو رہا پھر طلباء سے فرمایا کہ ﴿تم کو اساتذہ سے محبت نہیں تم چاہتے ہو کہ ہم چلے جائیں﴾ اللہ پاک اپنے برگزیدہ لوگوں کو تمثیل کر دیتے ہیں کہ وفات کا وقت آچکا ہے پھر آپ اس دن کے بعد مدرسہ سے چلے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جاتے جاتے یہ فرما گئے کہ۔

آئے تھے مثل بلبل سیر گلشن کر چلے
سنبھالو مالی باغ اپنا ہم تو اپنے گھر چلے
بڑے ارمانوں سے سجایا تھا ہم نے گھر اپنا
یہ تھی نہ خبر کہ بنے گا ویرانے میں گھر اپنا
لائی حیات لے چلی چلے
نہ اپنی خوشی آئے نہ اپنی خوشی سے
آتے ہوئی اذان جاتے ہوئی نماز
اتنے قلیل وقت میں آئے اور چلے گئے

خواب:

جس دن شہادت ہوئی اس دن رات کو میں نے خواب میں دیکھا حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ کو کہ لیٹے ہوئے ہیں اور زخمی ہیں میں نے پوچھا کہ استاذ جی (مفتی عبدالسمیع شہیدؒ) صاحب کہاں ہیں فرمایا کہ گاڑی میں ہیں ہسپتال سے آئے ہیں، زیادہ زخمی آپ ہوئے تھے میں نے کہا کہ سب کہہ رہے ہیں کہ مفتی صاحب تو شہید ہو گئے اور آپ کے ساتھ آپ (یعنی مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ) بھی شہید ہو گئے ہیں فرمایا کہ ہم شہید نہیں ہوئے بلکہ حیات ہیں۔ اور واقعی یہ تو اللہ پاک کا فرمان ہے کہ: ﴿ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات﴾ اور میں نے سنا ہے کہ مولانا عطاء الرحمن صاحب مدظلہ نے بھی مفتی عبدالسمیع صاحب شہیدؒ کو دیکھا تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں، ہم تو مزے میں ہیں، واقعی دنیا نے بھی دیکھ لیا کہ شہید زندہ ہوتے ہیں اور آج تک زندہ ہیں، ان کے چرچے ہوتے ہیں۔ مفتی صاحبؒ اپنے پیچھے دیگر شاگرد اور اپنے تربیت یافتہ مجاہد چھوڑ کر گئے۔

آپ کی شہادت کو ایک سال مکمل ہو چکا ہے، تمام قارئین سے درخواست ہے کہ آپ کے بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

جہاں تک پہنچے میری یہ صدا
وہ کرے حضرت کے لئے یہ دعا
کہ یارب کر تو ان کی مغفرت
کہ کی انہوں نے ترے دین سے وفا

☆☆☆☆☆

ASJ
ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone : 745543

منیٰ میں آتشزدگی پر چند آراء

محمد افضل

سعودی وزارت مذہبی امور کا یہ احسن طریقہ ہے کہ ہر سال جب موسم حج گزر جاتا ہے تو دوران حج انتظامی امور میں جو جو کمی محسوس ہوتی ہے اگلے سال وہ چیز نہیں ہونے پاتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت حجاج کی فلاح و بہبود کے لئے رائے عامہ کی سماعت فرما کر اس پر عمل کرتی ہے اور آئندہ وہ غلطی دہرائی نہیں جاتی۔ مگر منیٰ میں آگ لگنے کی غلطی بار بار دہرائی جا رہی ہے' سو اس آگ پر قابو پانے کے لئے چند معروضات پیش خدمت ہیں' مگر ہماری اس رائے پر علماء عظام سے اجازت طلب کرنا اشد ضروری ہے۔

۱۔ جمرات سے لے کر ذبح خانہ تک (اس حد میں کبری ملک خالد اور کبری ملک عبدالعزیز آتے ہیں) دوسری جانب شاہراہ عزیزہ سے لے کر انفاق طریق جبل القویس والی جو کنگ فہد اسٹریٹ کو ملاتی ہے' اس سرنگ کا دوسرا سرا موقف للسیارات حجاج کو ملاتی ہے' یہ رقبہ تقریباً پورا منیٰ ہے' اس پر فلاور نیر کا خیمہ نما چھت بنا دیا جائے' یہ ویسا ہی ہو گا جیسا جدہ ایئرپورٹ حاجی کیمپ ہے۔

۲۔ اس خیمہ میں ہر فرلانگ کے فاصلہ پر سموق ڈیٹیکٹر (دھواں کو ظاہر کرنے والا آلہ) لگایا جائے۔

۳۔ بجلی کا کوئی کنکشن بھی لوز نہیں ہونا چاہئے جس سے اسپارکنگ ہونے کا خدشہ ہو۔ نیز پورے خیمہ کو آسمانی بجلی سے بچاؤ کے لئے ارتھ کیا جائے۔

۴۔ جگہ جگہ پر فائر ایکسٹنگشر رکھے جائیں۔ معلموں کے مکتبوں کے لئے جو پارٹیشن کی جائے وہ ریت کی بوریوں سے ہو۔

۵۔ منیٰ کے قیام کے دوران تمباکو نوشی ممنوع قرار دی جائے۔ مشاعر مقدسہ کے اندر کسی قسم کا آتشگیر مادہ نہ لایا جائے' حتیٰ کہ ماچس سگریٹ سلگانے کے لئے لائٹر تک نہ ہو۔ موسسہ معلم اپنے اپنے حجاج کو منع کریں کہ سات ذوالحج تا ۱۳ ذوالحج تک ماچس' لائٹر کو اپنے پاس سے دور رکھیں۔ نیز کسی بھی حاجی کو یہ حق حاصل نہ ہو گا کہ وہ منیٰ میں کھانا پکائے' تمام موسسات معلم کو ہدایت جاری کی جائے کہ وہ مکتب کی مخصوص جگہ پر گیس کے سلنڈر' تیل کے چولہے نہ لائے اور باورچی خانہ کے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ کرے۔

۶۔ تجارہ کو صرف اتنی گنجائش دی جائے کہ صرف بجلی کی کیتلی کے ساتھ پانی گرم کر سکیں۔ باقی اشیائے خوردنی مکہ مکرمہ سے تیار لائیں' تاکہ حجاج کرام ان سے خرید سکیں۔ موسم حج شروع ہونے سے پیشتر تمام ٹرانسپورٹ کی کوالٹی چیک کی جائے جو معیار کے مطابق نہ ہو اسے' حدود حرم کے داخلہ سے روک دیا جائے۔ نیز گاڑیوں کو شاہراہوں کا موقف بنانے سے روکا جائے کیونکہ فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کی نقل و حرکت میں یہ بڑی رکاوٹ بنتی ہیں۔

۷۔ ہر حاجی کو تنبیہہ کی جائے کہ وہ اپنی عبادات کی طرف خیال رکھے۔ تخریب کاری کی طرف دھیان نہ دے۔ احرام کے تقدس کو پامال نہ کرے۔ جو حجاج محض احرام کو تکیہ کی ناطر باندھ کر حکومت کو ناکام بنانے کی ناپاک حرکت کرتے ہیں وہ یاد رکھیں' "ان بطش ربک لشدید" اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ جیسی نیت ہوگی ویسا ہی پھل ملے گا۔ بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے ارادوں سے پرہیز رکھیں اور اللہ کے مہمانوں کو خوامخواہ آزمائش میں نہ ڈالیں۔

۹۔ مندرجہ بالا منصوبہ پر ایک خطیر رقم کی ضرورت ہے سو گزارش ہے کہ ہر حاجی سے مبلغ ۱۵۰ ریال کرایہ خیمہ منیٰ لیا جاتا ہے جو موسسہ معلم وصول کرتا ہے۔ یہی رقم موسسہ کی بجائے حکومت کے خزانہ میں چلی جائے تو اس رقم سے تقریباً پانچ سال میں اس خیمہ کی قیمت وصول ہو جائے گی بعد میں حجاج سے کرایہ خیمہ لینا بند کر دیں۔ اس منصوبہ کا دوسرا بڑا فائدہ یہ بھی ہو گا کہ حکومت جو زر کثیر موسسہ معلم کو خیمہ جل جانے کی صورت میں ادا کرتی ہے' وہ ختم ہو جائے گا۔

۱۰۔ مندرجہ بالا تو تجاویز تو سبھی مادی ہیں' دسویں تجویز روحانی ہے وہ یہ کہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا' استغفار کا وظیفہ کرنا' حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے قوم نے فوراً اللہ سے معافی مانگی' اللہ نے معاف کر دیا' عذاب ہٹا دیا گیا۔ کاش وہ حجاج جو کبری خالد اور کبری ملک عبدالعزیز پر چڑھ کر عذاب الٰہی کا منظر دیکھتے رہے' سجدہ ریز ہو جاتے تو اللہ نے یہ آگ کا بگولہ ختم کر دینا تھا۔ ان حجاج کو معلوم ہونا چاہئے کہ ابرہہ کا لشکر بھی اس وادی کے نزدیک وادی محسر میں تباہ ہوا تھا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اتنی آگ دیکھنے کے باوجود بھی قلوب خشیت اللہ سے نہیں ملے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بقول امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ الراکب کثیر و حج قلیل۔ سوار زیادہ ہیں حجاج کم۔ ہمارے مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے کہ پاکستانی اکثر حجاج کو تلبیہ بھی نہیں آتا' چہ جائیکہ دیگر مناسک حج۔ حج بیت اللہ کے بعد دوسرا بڑا مذہبی اجتماع پاکستان میں لاہور کے نزدیک رائے ونڈ میں ہوتا ہے تقریباً آٹھ لاکھ کا اجتماع' ہر

باقی صفحہ ۲۶ پر

سالار ختم نبوت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

--------- تحریر قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ ---------

اس دنیا میں ایسے لوگ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے جو ایک تحریک 'ایک انقلاب 'ایک طوفان' ہواؤں کے رخوں کو تبدیل کرنے والے تھے 'انہی حضرات میں مرد مجاہد حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو صوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہوئے مگر جو لباس پہن کر مسجد سے گئے اسی میں واپس ہوئے۔ لالچ نام کی کوئی چیز ان کے نزدیک نہیں تھی۔

اسلام کا ترجمان: مولانا غلام غوثؒ تحریر و تقریر کے میدان کے غازی تھے 'باطل کی سرکوبی ان کا مشن تھا 'باطل جس صورت میں آیا 'مولانا نے مٹا کر دم لیا۔ دینی غیرت و حمیت مولانا کے کردار کی اعلیٰ مثال تھی۔ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات پر ایک دفتر درکار ہے 'میں مولانا کی سوانح حیات جلد اول جو مکتبہ انوار مدینہ جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ نے شائع کی ہے۔ چند جھلکیاں پیش کر رہا ہوں۔ مزید تفصیل کے لئے اسی کتاب کی طرف رجوع کیا جائے:

مادر زاد ولی: مولانا غلام غوثؒ حقیقت میں غلام غوث تھے۔ ولایت کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ آپ نے بہت سی پیشن گوئیاں کیں 'سب سچی ثابت ہوئیں۔ جمال و کمال کے ساتھ مثالی رعب اللہ نے عطا فرمایا تھا۔

مولانا ہزارویؒ توپوں کی گرج میں: مولانا غلام غوثؒ کی حق گوئی بہت سے لوگوں کو ناپسند تھی ان میں سرفہرست مرزائی تھے اور اس طرح مرزائی نواز طبقہ 'مگر بعد میں حالات کا رخ تبدیل ہوا خود اپنے بھی دشمن بن گئے وہ کچھ کیا جو اللہ ہی کو معلوم ہے مگر مرد قلندر خاموشی کے ساتھ ظلم کو برداشت کرتا رہا اور کہتا رہا وقت آنے پر خود بتائے گا۔ کوئی دوسرے کی بات غیبت کی صورت میں سناتا تو مولانا فوراً خاموش کر دیتے' اب سب ہی کہتے ہیں مولانا ہزارویؒ کا موقف صحیح تھا۔

دو سو بائیس سوال: مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے دو سو بائیس سوالات اسمبلی میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کئے (سوانح غلام غوث ص ۶۵۴)

امام حرم اور مولانا ہزارویؒ: ۱۰/مارچ ۱۹۷۶ء کو ایک مقالہ مولانا ہزارویؒ نے عربی میں لکھ کر عرب ممالک کے جلیل القدر علماء کرام کی موجودگی میں پڑھا تو امام حرم حضرت الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل نے بڑی جامع تقریظ لکھی۔ (سوانح مولانا غلام غوث ہزارویؒ ص ۲۳۵)

جمعیت کیلئے ریڑھ کی ہڈی مولانا غلام غوث ہزارویؒ: جب امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کو جمعیت علماء اسلام کا امیر منتخب کیا تو حضرت لاہوریؒ نے اس شرط پر امارت کو قبول کیا کہ مولانا غلام غوث ہزارویؒ نظامت کو قبول کریں گے۔ (سوانح ہزارویؒ ص ۳۳۴)

آپ کی تقریر نجات کے لئے کافی ہے

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ: ایوبی دور میں عائلی قوانین کے خلاف مولانا لاہوریؒ کی صدارت میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے شاندار تقریر کی تو مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے متاثر ہو کر فرمایا کہ آج تقریر سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کی نجات کے لئے یہ ایک تقریر ہی کافی ہے۔ (سوانح ہزارویؒ ص ۳۳۹)

مولانا ہزاروی اور تقویٰ: مولانا ہزاروی سفر و حضر میں ایام بیض کے روزے رکھا کرتے تھے۔ (سوانح ص ۳۳۷)

مولانا ہزارویؒ کو انگریز بھی نہ خرید سکا: صوبہ سرحد میں پانچ دس ہزار پر لوگوں کو خریدا گیا' انگریز ایک ہی شخص کو نہ خرید سکا جس کو دنیا غلام غوث ہزارویؒ کے نام سے یاد کرتی ہے' پچاس ہزار روپے اس وقت مولانا ہزارویؒ کو پیش کئے مگر مولانا ہزارویؒ کو خریدا نہ جا سکا انگریز کی مخالفت میں وہ کام کیا کہ تاریخ یاد رکھے گی۔ (سوانح ہزارویؒ ص ۳۳۷)

مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے سوانح مولانا غلام غوث ہزارویؒ کا مطالعہ معلومات کا خزانہ ثابت ہوگا۔ اب ہم چند اکابر کی آرا مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے متعلق نقل کرتے ہیں:

مولانا غلام غوث ہزاروی اکابر کی نظر میں: مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے استاذ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رسول خان نے فرمایا: ﴿وہ مجاہد اسلام ہیں۔﴾ (سوانح ص ۳۷۸)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے فرمایا ﴿مولانا ہزارویؒ نے جو کام مرزائیت کی تردید میں کیا وہ بہت بڑا ہے اور دوسرے حضرات پر مولانا ہزارویؒ کو فوقیت ہے۔﴾ (سوانح ص ۳۸۱)

حضرت امیر نے ایک مقام پر فرمایا ﴿مولانا ہزارویؒ ایک فقیر منش آدمی تھے انہوں نے اپنا سب کچھ جمعیت علماء اسلام پر صرف کیا جمعیت سے کچھ نہ لیا اور زندگی میں نہ ہی کسی کے سامنے جھکے نہ بکے اور نہ انگریز سے دبے اور نہ قیام پاکستان کے بعد حکمرانوں سے کوئی مفاد حاصل کیا۔ ہمیشہ کلمہ حق کہتے رہے۔ نہ ذاتی اور سیاسی مصلحتوں کا شکار ہوئے۔﴾ (سوانح ص ۳۸۵)

بابائے سیاست حضرت مولانا عبدالحکیم نے فرمایا جمعیت نے علمی اور عملی کارنامہ دکھایا یوں محسوس ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا ہزارویؒ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دفاع کے لئے چنا ہوا تھا اور غیبی تائید مولانا ہزارویؒ کے شامل حال رہی۔ (سوانح ہزاروی ص ۳۸۷)

مولانا کوثر نیازیؒ نے فرمایا ﴿مولانا ہزارویؒ نے مرزائیت کے خلاف قومی اسمبلی میں ۱۹۷۴ء میں تحریک کے دوران جو کام کیا ہے اگر میں صرف اتنا کہہ دوں کہ اس وقت کی تمام اپوزیشن جماعتوں کا کام اگر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور مولانا ہزارویؒ کا دوسرے پلڑے میں ہو تو یہ جھوٹ نہ ہوگا اور نہ ہی مبالغہ آرائی ہوگی' قومی اسمبلی کی ۱۹۷۴ء کی تمام کارروائی مولانا کے پیش کردہ بل کے گرد گھومتی ہے۔ اور مولانا کی مسٹر بھٹو سے اکثر ملاقاتیں جو اس دوران ہوئیں میں ان میں اکثر موجود ہوتا تھا مولانا جس زوردار طریقے سے بھٹو صاحب کو قائل کرتے حث کرتے۔ الجھتے' ڈانٹتے یہ انہی کا کام ہے۔﴾ (سوانح ہزاروی ص ۴۰۴)

حضرت مولانا محمد رمضانؒ نے فرمایا ﴿حضرت مولاناؒ بہت مخلص' ایثار پیشہ' جفاکش' دینی غیرت اور حمیت کے حامل اور بہادر اور جری عالم دین تھے۔﴾ (سوانح ہزاروی ص ۴۰۸)

حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ نے فرمایا ﴿ہم مولانا کو اپنا حقیقی باپ' مربی' بہادر' جانباز اور عالم باعمل جانتے اور پہچانتے تھے۔ تقویٰ اور ورع میں وہ اپنی مثال آپ تھے۔﴾ (سوانح ہزارویؒ ص ۴۲۰)

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا ﴿حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ اس دور میں اکابر کی چلتی پھرتی تصویر تھے ان کے صحیح نمائندہ اور جانشین تھے۔﴾ (سوانح مولانا ہزارویؒ ص ۴۲۳)

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کو سرحد کا بخاری کہا کرتے تھے۔ (سوانح ہزاروی ص ۲۶۱)

مشہور شاعر حریت جناب سید امین گیلانی نے فرمایا ﴿مختصر یہ کہ ایسے انسان صدیوں میں ایک ہی بار پیدا ہوتے ہیں شاذ ہی دیکھو گے ان جیسے فقیروں کی طرح خاک میں بھی جو چمکتے ہیروں کی طرح۔﴾ مشہور صحافی اور ادیب مولانا سعید الرحمن علوی نے فرمایا ﴿وہ رزم و بزم میں ایک سے تھے۔﴾ (سوانح ص ۴۵۱)

مولانا عبدالرحیم نے کہا ﴿ملک میں سیاسی اور مذہبی تمام مسائل پر ان کی نظر تھی۔﴾ (سوانح ص ۴۸۸)

امام اہل سنت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ نے فرمایا ﴿مولاناؒ میں بہت سی خوبیاں تھیں اللہ تعالیٰ ان کو رفع درجات کا ذریعہ بنائے۔﴾ (سوانح ص ۱۲۸)

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی مدظلہ نے فرمایا ﴿مولانا ہزارویؒ نے ایمانی روایات میں علماء اور ان کے تاریخی کردار کو روشناس کرایا۔﴾ (سوانح ص ۲۶۴)

حضرت ابوذر غفاریؓ کے سچے جانشین: یوں تو پاکستان کا ہر لیڈر اور نمائندہ یہی دعویٰ کرے گا کہ میری زندگی کا مقصد عوام کی

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

قاری معلم / معلمہ' عربی معلم / معلمہ' ٹیچر ٹریننگ کورس بالمراسلہ آسان بہترین نوٹس' آڈیو کیسٹ اور معیاری کتب کے ذریعہ صرف چھ ماہ اور سال میں کریں

پراسپکٹس وفارم کے لئے ۵۰ روپے کے منی آرڈر کے ساتھ میٹرک پاس طلباء و طالبات

فوری رابطہ کریں

پتہ ڈاک: **مشتاق الرحمن عثمانی**

پوسٹ بکس نمبر ۳۲۵۷ پوسٹ آفس رفاہ عام سوسائٹی

ملیر ہالٹ کراچی نمبر ۴۳ پوسٹ کوڈ ۷۵۲۱۰

خدمت ہے اور میں دن ورات اسی میں صرف کرتا ہوں' مگر عملی زندگی کا ہر لمحہ اس بات کی تردید کرتا ہے' غلام غوثؒ ایک ایسا مرد درویش تھے کہ کچے مکان سے قومی وصوبائی اسمبلی میں گئے اور اس کچے مکان سے نماز جنازہ کے لئے جنازہ اٹھا ہزاروں آنکھوں نے غلام غوث ہزارویؒ کے مکان کی چھت سے بارش کا پانی ٹپکتے دیکھا اور زبان حال سے کہا آنکھیں کھول کر غور سے دیکھو یہی ساری غلام غوثؒ کی جائیداد ہے۔ مولانا غلام غوثؒ در کر کوا پنی جان سے عزیز سمجھا کرتے تھے' یہی وجہ ہے کہ اس وقت ہر ور کراپنی جان کو جماعتی کاز کے لئے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار تھا۔ دن ورات جماعتی امور کے لئے ہر وقت مصروف رہا کرتے تھے۔ غلام غوثؒ حقیقت میں غلام غوث تھا۔ غریب کے دل کی آواز تھا' اسلام کا سچا ترجمان تھا۔ جاگیر داروں کے لئے ننگی تلوار تھا' باطل کے لئے زلزلہ وقہر الٰہی تھا۔ جب اس مرد درویش کی آواز غریبوں کے کانوں کو نجتی تھی تو غریب آپ کو سب سے بڑا اپنا راہنما اور سہارا سمجھا کرتے تھے۔ آج بھی اگر دوبارہ اہل حق غلام غوثؒ کی زندگی کو سامنے رکھ کر منزل کا رخ متعین کریں تو پھر اسی طرح ان درختوں سے پھل و پھول حاصل کر سکتے ہیں۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی زندگی کا ہر لمحہ مشعل راہ ہے اور آنے والے انقلابی دور کے لئے چراغ زندگی' مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی زندگی کا ہر پہلو ایک کتاب کی مانگ کر رہا ہے۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ کو اخلاق و کردار کے پہلو پر آپ تولیں گے تو پورا پائیں گے کیا ہی خوب کہا ہے:

غلام غوث پیر قطب زمانے دا
کامل مرد فقیر درویش زمانے دا

●●

بقیہ: چند آرا

جماعت کے پاس تیل کے چولہے' گیس سلینڈر' نیز نیچے فرش پر پرالی (دھیان کا لمبا بوسہ) اور خیمہ کپڑا جو ابھی تک مکمل تیار نہیں' مگر آگ کا نشان بھی نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جماعت میں ایک بزرگ آدمی کو فقط دعا' ذکر اذکار کے لئے مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ اللہ ان بزرگوں کی دعا کی وجہ سے اپنی رحمت نازل کرتا ہے۔ کسی قسم کی تخریب کاری نہیں' کسی کو قتل نہیں کرنا مقصود' بلکہ رضائے الٰہی مقصود ہوتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہر حاجی اپنے مناسک کی طرف توجہ دے' اللہ تعالیٰ امت مرحومہ کو تخریب کاروں سے محفوظ رکھے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

●●

HB®

HB®
TRUSTABLE MARK

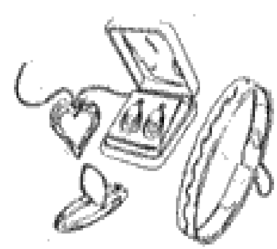

HB®

Hameed Bros Jewellers
3,Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar Karachi-3

فون 515551-5675454
فیکس: 5671503

حمید برادرز جیولرز

HB® HB®

3 موہن ٹیرس' نزد جلال دین' شاہراہ عراق' صدر کراچی

اخبار ختم نبوت

مولانا حاجی فقیر اللہ اختر کی تبلیغی سرگرمیاں

گوجرانوالہ (احمد حسن زید) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے گجرات' منڈی بہاؤالدین اور گوجرانوالہ کا تبلیغی دورہ کیا اور مختلف علاقوں میں اجتماع اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ مرزائیت کی حقیقت اور اس کے موجودہ کردار اور عالمی صیہونی سازشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مرزائیت کی سرپرستی امریکہ' یہودی' عیسائی اور پوری یورپی برادری کررہی ہے اور ان کی شہ پر وہ اندرون و بیرون ملک شرپسندی کررہے ہیں۔ حکمرانوں کو مرزائیت کے اس پر اسرار اور ملک دشمنی کردار کا نوٹس لے کر ان کی بیخ کنی کرنی چاہئے۔ قوم پرستی' لسانیت اور فرقہ واریت کے موجودہ واقعات اور طالبان مخالف سرگرمیاں اس حقیقت کی غماز ہیں کہ اہل حق کے خلاف عالمی استعمار اٹھ کھڑا ہوا ہے جس کا مقابلہ متحدہ اسلامی قوت سے ہی ہوسکتا ہے اور اس اتحاد اسلامی کی حقیقی بنیاد عقیدۂ ختم نبوت ہے۔ انہوں نے گجرات شہر میں مسجد خاتم الانبیاء کھاریاں میں دفتر حرکت الانصار جاتریاں کلری مرکزی جامع مسجد چھوکر خورد' مرکزی جامع مسجد اور کنجن کسانہ' مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن میں اجتماعات سے خطاب کیا۔ مولانا قاری محمد اختر اور مولانا محمود الحسن نے ان پروگراموں کو ترتیب دیا جبکہ منڈی بہاؤالدین میں شاہ تاج شوگر ملز کوٹ نواباشاہ میں مسجد ختم نبوت' کٹھالیہ سیداں میں جامع مسجد جنوبی۔ کٹھالیہ شیخاں میں مرکزی جامع مسجد اور مسجد الٰہی' کالووالی میں مسجد محمودیہ اور واسو میں مرکزی جامع مسجد میں ہونے والے اجتماعات سے خطاب کیا۔ جبکہ ان پروگراموں کا انتظام اور نگرانی اکرام اللہ خان' مولانا سید لال حسین شاہ' ماسٹر صادق حسین' مولانا اسداللہ' حافظ محمد اکبر' میاں غلام رسول میکن' پیر محمد اشرف' رانا عطاء المحسن' مولانا حافظ منظور احمد اور ضلعی ناظم اعلیٰ ملک محمد یامین قادری نے فرمائی۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر اور ضلع قائدین ملک محمد یامین قادری اور غلام نور نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع منڈی بہاؤالدین کے امیر خواجہ عبدالرشید کی رہائش گاہ پر ان کی ہمشیرہ کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا اور دعائے خیر کی۔ مرحومہ حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے گزشتہ دنوں رحلت کرگئی تھیں۔ وہ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں اور جدید بیماریوں ریڈیو اور ٹی وی تک سے اجتناب کرتی تھیں۔

مجلس ختم نبوت کے زیر اہتمام یوم ختم نبوۃ

مجلس عمل علمائے اسلام پاکستان کے سیکریٹری جنرل اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند جید عالم دین مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری نے کہا کہ مرزائی مسلمانوں سے الگ ایک گروہ ہے' جس کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کے ایماء پر مسلمانوں کے عقائد کے ایک ایک پہلو کو ختم کرنے اور اس میں شک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مرزائیت کا مقصد مسلمانوں کا خاتمہ اور عیسائیت کا فروغ ہے اور یہ ہروقت مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں' اس لئے انگریزی عہد سے ہی انہوں نے اینٹی اسلام مومنٹ چلارکھی ہے۔ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا جس کے خاتمہ کے لئے احرار زعما قائدین ختم نبوت نے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار علامی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یوم ختم نبوت کے سلسلہ میں منعقدہ تقریب میں کیا' جس کی صدارت بزرگ رہنما اور عالمی مجلس کے خازن چوہدری غلام نبی امرتسری نے کی' تقریب سے پروفیسر علامہ محمد منیر کھوکھر' پروفیسر حافظ محمد انور' حافظ محمد یوسف عثمانی' حافظ عبدالغفور آرائیں' حافظ محمد ثاقب' علامہ محمد احمد' حافظ اویس امان اللہ' سید احمد حسین زید اور دیگر نے خطاب کیا۔ سید عطاء مہیمن شاہ بخاری نے کہا کہ جو دین اسلام کا کام پورے خلوص اور لگن سے کرتے ہیں انہیں اللہ خلافت عطا کردیتا ہے۔ طالبان کے خلوص اور لگن کا نتیجہ ہے کہ افغانستان پر انہیں حکومت الٰہیہ عطا ہوئی ہے۔ مرزائی اور انگریز سب ہی دین اسلام کے مخالف طالبان کے اس لئے خلاف ہیں کہ وہ اسلام کا نفاذ کررہے ہیں اور ان کے مذموم مقاصد کے راستہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

REGD. NO. SS-160